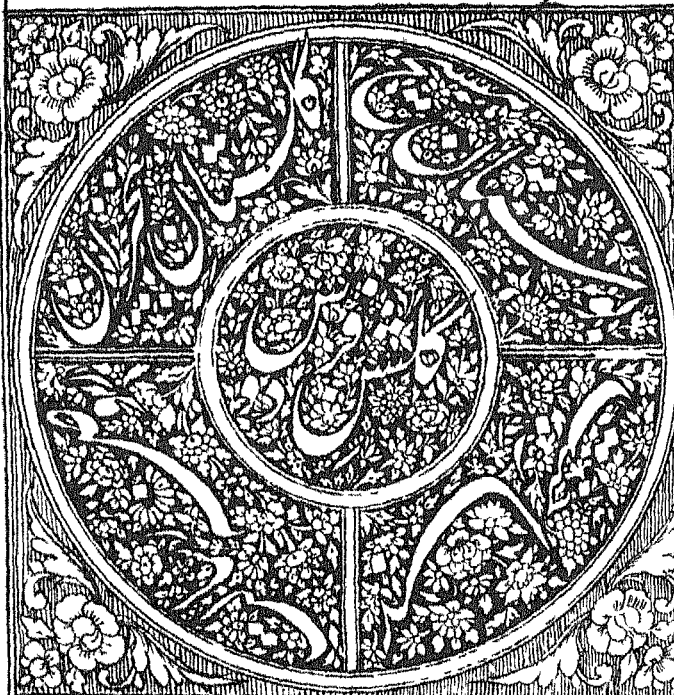


بیوتی حیات و حیات

بیچ رسائل نظم بذکر ولادت و بعثت و شفاعت حضرت نیرالوار علیہ الصلوٰۃ الثناء عفی



تصنیف شمس اللسان عجا ربیان آفت بر منور خفی و علی مولوی حکیم مصمم علی فتح پوری

مطبع الفضل المطابع محمد علی نوری

M. ALIBRARY, A.M.L.



PEZ3404

بی بی گلزار خزان صبح نام اسکا ہی بستان صبح

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وار سے علم و ادب

و علیٰ آلہ وصحباہ

بی بی گلزار خزان صبح

بعد حمد و ثنائی رب دو

تہنید و تہنیل میلاد شریف

رنگ بدلاجو باغ عالم کا
کیا بھرت ہی باغ کو تار ان
بلبلین بین چمک ہیں سحر
خاک زری تو ذرہ ہی سحر
نور ایمان کا سرفراز ہیں
رعب ہی کے آبداد کا
متزلزل جو قصر کسرا ہے
خشک لب کیوں بیکر سا وہ
نغمہ زن کیوں طبلو جنت میں
کہول در نامی جنت لمارا
کہیں کیا کہیں ہوسہ برق
کہول دی چشمہ ہا کی کوثر کو
کر رہا ہی اداسی رسم سر

کسکے اند کی چل گئی یہ بڑا
گل نرگس کا دیدہ چرخ
قرنیکو ہی حسرت کو گو
ہی جہان شک گلشن جاوید
ظلمت کفری جہان سی دور
ہی سبب کیا سرور بچید کا
کچھ یہ کہتا نہیں سبب کیا ہی
سوج زن وادی سما وہ ہے
کیوں کہلی آج باب جنت میں
کیوں یہ رخصت آنکھ آج حکم ہوا
سرفراز ہو دی فرش بارون
کردی آہستہ ہر اک گہر کو
کیوں افسانہ کی ہا یہ ہی صور

سرفراز ہی جو شورش علا
دہن غنچہ پرہ ماہی درود
آپ کو منتظر مہتابی
رنگ تازہ بدل کی نکلا ہے
ہو گیا خوش سحر جنت کا
آتش گرم سحر دپائی ہی
دل لہرتی ہیں جزائی کے
اگل آتشکد و نہیں سردی کیوں
سجھ کیوں گرم رجم شیطان ہیں
چار جانب خوشی کا ہی چرا
نہرو نہیں نور کی ہون خوار
لمنی پائی نہ نہر شہد و لب
واکر ہیں سب درخت جنت

کسکے اند کا غفلت ہی
ہی ہر اک شاخ نخل سرسبز
سرد آواز دسرا وٹھاتا ہی
تساہر کل فی ہما شہد بدلا
عام ہی سب پر آج طفت
نظر و نہیں سحر کی روانی ہی
ہیں یہ تار کسکی آنی کے
اہل خدا کی لہریں دہی کیوں
کیوں ہی جان سب نشان ہیں
کسکے آئے کا ہی سردیا
کردی آہستہ مکان ساگر
ہوں تکلف کان جو جنت
کہیں جی رنوی لڑکی نہت

کیوں میں جو پہی شک فلک کسی آفت ہی جان شیطاں اہل خذلان پہ سخت خواری برگ پر گل زبان حدیث ہے ہی تجلی کا ہر طرف منہ نور کچرین میں آیت تاب ہی آج بادشاہوں کا لطف بند ہی آج کے باعث سی فیض عالم ہی غم دل و نسی جو سبک دور ہی آج جسپہ تما اس جہاں کا دارم انیا جسکے ہی بجان شتاف جس ہی کون و کانکی رونق ہے یا جسکی ہی ہر کلام کی ساتھ نقدیر ب سلاطین بطحا جسکے خاطر سیاہوی افلاک جس ہی سب خلق کو حیات ہے جسپہ جان بچ بچ رہے حق ہی جو ہم کو بخشو اینکا قادر خلق باہری والوں قبلاہ اہل ارض و اہل فلک ضلالت الہ ہر دم باد ذکر کا او کی سبب یہ سامان ہر طرف فیض رحمت حق ہے مفضل پاک ذکر حضرت ہے اقدس اللہ کیا ہی شان و شکوہ	دوڑی کی تی میں کیوں میں کیا آج کیوں ہو رہا ہی خاک لبر کلمہ حق زبان بہ جاری ہے آج توحید کی وہ کثرت ہے چار جانب ہی ہی نمایاں نور نذرہ ہچتم آفتاب ہی آج دل کھارے گرگزند ہے آج کے آد کا اہتمام ہی یہ کے میلاد کا سورہ ہی آج کروش چرخ تہی ریل ہوا جسکے آئینکا ہوا جہاں شتاف جس دو نور ہوا کی رونق ہے نام جسکا ہی حق کی نام کی ساتھ آجی نوح خوان ما او ہے جسکا القاب ہی شہ لولاک کشتی نوح کو نجات ہے جسکے آندہ سچ فی کہہ ہے جس ہی عالم نجات اینکا شاہ لولاک ماخلقت الاکون خواجہ برون انس حور و ملک بر محمد و آلہ الاحباب بام و در پر ہی رحمت نور آپکی ذکر کی یہ رونق ہے عروش و کرسی کی ہمین جیت ہے قدسی حاضرین یان گرہ گرہ	چاند خند میں میں آج ہی کیا کسکے آد کا ہی یہ سب سامان ظلمت کفر و کفر گئے مفقود ہر گیا ہے کہ از زمین نور صحیح گلزار رشک این ہے کسکے اعجاز کا ہی فیض ملا بارش ابر رحمت حق ہے باغ عالم میں کون آتا ہے باری باعث کہلاست کا نہ فلک جسکی جستجو میں ہے جس سے عالم کا تار و پود ہوا نام جسکا ہی محب صادق شافع حشر و پیشوا ہی جہاں جوازل سی ہی پیشوا سبکا واسطہ او سکے نام کا جو رہا باغ اسلام کی ہی جس ہی مولد پاک ہی عرب جسکا شاہ ہر دو جہاں امیر عرب بادشاہ رسل شہ بطحا فخر آدم محمد عرش ہے او کی میلاد کا سامان ہی ذکر حضرت کا عین ایمان ہے جلوہ اہر طرف ہی نور خدا شامیانہ ہی عرش رحیل نور کی لوسی دل ہی ہیں چاہ	جو باہر ہی ہیں سبز لولا سرگون بت تو سنگدہ بران نور وحدت ہر آب و جو وحدہ لاشریک لے گوید شعور طور نخل گلشن ہے جانور میں قشیش کے گویا خامین گل کی رنگ رونق ہے دل جو ہر دلا نہیں سما تا چشم ہی ہی کی دلاؤنگا اور ملک جسکی آرزو میں ہے جس ہی سب خلق کا جو رہا میرا آد ہی عاق قبلاہ دین و کعبہ ایمان جواہر تک ہی تغدہ سبکا میلو کی آدم کی سبب خطا جس فی ماخلل کی گل آ ہی شفیع الام لقب جسکا ہی رسول خدا ہی پاک لقب سرور انبیا رسول خدا نکی و ہاشمی و مطلق و یکوہ و خیر نما زبان ہی آج میں ہی خیر کا سامان ہے مصلی یارب کی آبر ہی صفا ورش پر فرش ہی پر چیل نکبت خند ہی ہی ہیں مان
--	--	---	--

نور و وحدت ہر آب و جو

۲

نور و وحدت ہر آب و جو

نور و وحدت ہر آب و جو

نور و وحدت ہر آب و جو

نور و وحدت ہر آب و جو

اور ملائک ہیں طر فو کو لیا کوئی پرستار و کوئی سلام پہر زمین رنگ کوہ طور ہی آج و مبد م برمتی جاتی ہیں چشت اوسنی راضی بہت ہی غفور نور یتیا ہی اپنی محفل میں ہی عیان او سپہ حمت غفا چرخ چارم پہ سطح ہی سج پانی منبر پہ اوسنی ہی علاج سنستی ہیں گوش لائی تھی تفریح کرتا ہی یون سوی مدینہ خطا مرتبے بر دل حسد اہم نہ میٹھی میٹھی نکالے کیا تھن صفحہ پر خامہ کر رہا ہی جو سجرا توش ل و جان ہے مہون ثنا خوان سید خفا جسمین ہو ذکر سید لولاک اور میلاد مصطفیٰ کا ذکر جسمین حمت خدا کی نازل ہو یعنی غسوب ہو سوتی حضرت یا کوئی نرم خواہ کوئی مکان بسکی تعظیم فرض ہی ہم پر ذکر انکار و ادب کی ساتھ اور کلام آپ کا ملوک کلام با طہارت بعد ادب بیٹھو	حامل عرش ہستم ہیں بیان بیٹھے ہیں سج کاسی فاضل علم ہر طرف مرجا کا شور ہی آج آب پر چھتی ہیں جو سلاطین ذکر میلاد ہی ہیں جو مسرور یا حضرت ہی متصل مل میں اسی خوشامع خوان کا غور و قور نیرب نہری اسطرح وہ سج قبلہ دین کا ہی ثنا خوان آج و چھتی ہیں اوسی بعد تفریح او شہ گیسوی جو سامنی ہی سما سلام آمد ہم جو اہم وہ مرجبا ہی طبیعت موزون ولین ہی فکر نعت لب پہ در ذکر حضرت متاع ایمان ہے مرجبا میری طالع بیدار کیا بیان ہوئی فتنن محفل پاک یا کہ ہووی وہاں خدا کا کر غیرت خلد کیون نہ محفل ہو ہووی جس شی کو آپ نسبت یا کلام شریف خواہ بیان خواہ عمامہ ہو خواہ ہو چادر کر تعظیم انکی سب کی ساتھ ہیں جناب رسول شاہ امام نرم اقدس میں اکی چپ بیٹھو	منظر نور و قدس منزل ہے با ادب ہیں ملائک ایک طرف با ادب ہیں ہی ہیں کر پور لب پہ سبکی در و در جار ہی وقتہ عصیت کو دھوتی ہیں سی فرشتوں کا ہر طرف سی در رنگ جنت غریبانہ ہے جسپ مدحت گر ہمیر ہے اور ملک گرد و درہ جنبان چشم حمت سی شاہ بندہ نور یاں ثنا خوان کی کا پستی ہیں م انما الفوز والصلاح لہ یک یک علیک از تو صد سلام فیض روح القدس مدو پر ولین اک جوش ہی محبت کا خیر عقبہ تو زینت دنیا برستی جاتی ہی قوت ایمان جس جگہ ہووی ذکر حضرت کا سور و رحمت خدا ہی گہر علماء سب ہیں متفق اس پر خواہ کوئی حدیث خواہ آسان یا کہ ہووی لباس یا سواک یا دا و سکو کر و بھٹیم سنگہ اونکاسی سلیمان گراہ ذکر آئی نہ وان امانت کا	اللہ طرفہ محفل ہے ایک جانب ہی انبیا کی کوئی کرتا نہیں کلا فصول ابر رحمت کی آبیاری ہے جو حبت سی مٹی روتی ہیں متصل پیپی جاتی ہیں در سربہ حمت کا شامیانہ روکش آسمان یہ نہر ہے سربہ ہی ظل حمت زبنا جوش افست ہی جی جوش ہیں جو مسرور سید عالم یا نبی اللہ اک ام علیک بس بود جاہ و حشر اہم خامہ مدحت گر ہمیر ہے ولولہ ہی جوشہ کی مدحت کا ہی بیان ولادت ہوا حال میلاد کر رہا ہوں یں علمانی ہی اسطرح سی لکھا منظر نور کبریا ہی وہ گہر لکھی ہیں اسطرح پہ اہل پر جیسے اولاد پاک اصحاب خواہ فطین خواہ مہر پاک جسمین ہو نسبت سول کی ہم اونکی تو ہیں کفر جی بندہ جس کان میں ہو ذکر حضرت
---	--	--	---

چو رو ذکر شراب و ذکر طعام کار عصبی بناؤیان اگر اسمیں رحمت خدا کی نازل ہی سننے کے احوال مولد والا موی دنیا میں پر بلاسی بجا	چکی چکی پر مودرو دوسلام باتیں کر لیا کہ میں جا جا کر سید الانبیاء کی محفل ہے جو کر ہی رسم تہنیت کو ادا اور عقیقی میں رفعت درجہ	کر و بیجا نہ ذکر محفل میں جاسی تعظیم اور سرت ہی بزم میلاد و ذکر حضرت ہی بزم غم و درد او کی ہو گئی یہ خوشی را لگان نہیں بخدا	کچھ تو خوف خدا کر دل میں بزم میلاد و ذکر حضرت ہی سب غم و درد او کی ہو گئی اجرا و سکھ ملکا رو جزا کیا نہیں ہو لب کا حال بنا
قصہ آزاد کردن بولہب ٹو سیہ کنیر خود را بخوشی میلاد شریف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم			
علما کا ہی اس طرح یہ بیان ہر طرف یہ خبر ہوئی مشہور شرف اوسکے خانی ہی دیا بہانی جواب کی ہیں عہدہ کل کہ آپ کی گہرائی میں یہ درس پای و تہمت جا وہ کرسی فرق امر باطل حق پای آدم کی طے مغت و شان مالک خبر و کل کی سے آتہ سننے ایسا ہوا وہ خرم و شان اسی خوشا اہل کی نعت کی ادا چہ کہ کیا اوسکی سرچسب ادا جسکے کہ میں نزول رحمت کہ میں ہو جسکی گہرا حبیب مدنی دیمانے دے گئے سب یہ نیز کی نہایت تجھے توفیق ہمیں یہ پائے توئی ثابت قدم کیا ہو کہ میں کس منہ سی تیرا شکر ادا	جگہ مکہ میں با صد غم و شان نور حق نے کیا ہی آج ظہور دودہ اوسکا حضور نے ہی پایا او کو بخشا خدا نے پارہ ماہ ایسا کر کا زمین زانی میں کر ہی اقبال خدا اوسکو الہ منصف بنی گو دی رونق مثل ادریس ہو بلند مکان اسکو ختم الہیل کرے آتہ افشانی میں اوسی کیا آزاد آپ کے نام پہ ہوئی آزاد آپ ہی پر گیارہ آخر کا کیا غضب ہی کہ او غیبت ہو وہ جنم کو جامی و انصیب بجہ ہی رومی و درگشت دبر عبرت کا کارخانہ ہے یعنی راہ نجات دکھلانے تو نے خیر الہام کیا ہو خواب میں تھی بولہب دانش مول کر تھی خدا پر ہم بولہب	بادشاہ رسل ہو ہی پیدا جو ٹو سیہ بولہب کی کنیر روزی میلاد سید والا پسر نامور ہو اپیدا ہی صدا تہنیت کی آج بلند ہی براہیم کا وہ چشم و چراغ کس کو کہنے میں یہ ملا منصب اوس سی قرون ہوشان بلی خروہ یہ بولہب فی جبکہ سنا اوسکی طالع کی یاد ہی دیکھو دیکھنا بولہب کی تہر قسم ہی جہان کا رخا نہ عبرت باغ فدوس جسکی کہ میں ہوں مخز سہا و انصار سب تو آ کی ہوں کاب سول جنگری شکار خجندی جہان توئی روشن کیا چراغ حقین دل کیا توئی طالع انوار تو نے یہ بولہب کا	آئی دنیا میں سید والا تھی بہت باشعور و باتیں بولہب کو یہ اوسنی فرود دیا طرفہ لہر غم ہو اپیدا لو مبارک ہو مکہ کو یہ فرزند اوسچے چو لاری خلیل کا باغ ہو تیس فرش و میر عرس یہ بھی مثل خلیل ہو ہی بجا اوسکو بی انتہا سرور ہوا اوسپہ طلع میرے دیکھو جب نبوت کی خلق میں ہوئی ہی یہ قصہ فسانہ عبرت چو راکر اسکو وہ مقیم ہو اور کتے میں بولہب ہو خوا ہو ہی بغیر کا بولہب نہ دل توئی دی ہو کو توئی پنا تجھے ہو کوئی یہ دولت و نعل بدلی انکار کئے یا اقرار تو نے یہ دیکھا متحد کا

انفصل اسل درستان کی	اور سید کی جان سنی	ہی لکھا بولہب اجد حیرت	گر گیا اس جہانسی جلیت
سید اور ابوالوہاب	تبا جو کج اس تی نارین پوچھا	قہر دوزخ میں جبکہ وہ ٹھہرا	خواب میں ایک شخص نے دیکھا
پوچھا مرنیکی بجا کیا گدڑا	بولاکند ابرامولن دوزخ کا	طوقی و زنجیر ذلت و جوار	اور ہر سو ہی شعلہ نار سے
اک صیبت ہی جان شیطانی	پرتی بہن کر ز آتشیں سپر	دور قی چار سمت سی ہی نہ	نہ امان ملتی ہی نہ جاسی خزا
شکر اور کفر حرکت بھی ہوا	یہ نتیجہ ملے مجھے اوسکا	کی نہ عین رسول کی تصدیق	اوسپہ دوزخ ملی ہوا زندگی
ترک کی عین ایک لحظہ	بیل وی سی سی ہی یہ عدالیم	گر میں ایمان رسول پر لانا	بدلی دوزخ کی جلد میں جانا
ساری آفت یہ دور ہو جائے	نار یہ مجھ پر نور ہو جائے	کو چکا بولہب جو سب چال	پر کیا دوسرا یہ اوس سچا سوال
جنب ہی تقدیر تجھ کو ان کا	توئی تخفیف ہی کہی پائے	بولہب لی یہ رو کی اوس ہی	سی بیان اسطرحہ حال مرا
بیچ و تکلیف شدت ادا	ایک دم ہی نہیں ہوتی جدا	پر جب آتا ہی یوم مولد کا	جس میں پیدا ہوئی رسول خدا
ہو لی جس و زمین حرم د	کر دیا تھا نویسہ کو آزاو	ہوئی اوس دن ہی مجھ کی تخفیف	سی غنیمت بھی وہ یوم شریف
موت نہ لوتی کی جاسیہ	وہی میلاد و مصطفیٰ ہے یہ	جلوہ کر کہہ یا کافو سی یان	وہی دن اور وہی سرور ہی ان
دشمن دین کو اس مرتبہ	جبکہ راحت ملی اویست	سی محبت تم جو کرتی ہو پیسہ	اجرا کا نیکار رب غفور
سی یہ وہ نرم اور ذکر شریف	جس میں لاتی ہیں انبیا شریف	ہی زمین اس مکان کی نشانی	جس میں ہی وہ مذہب نزول ملک
اہل اسلام لائیں آپس میں	ہو جان ذکر مولد شبہ دین	کہ وہ ہوتا ہی رکوش خست	خود قدم رنجہ کرتی ہیں خست
غیرت خلد کیوں ہو وہ مقام	خود جو شریف لائیں شاہ ناما	بن گئی کام سب ہمار ہی پس	لو مبارک ہو مولد اقدس
کیون غم غمی نجات ہو اپن	جب قدم رنجہ آپ واپن	شکستی ملن تانہ آتی مگر	اک روایت بیان کروں آپ
قصہ تاجر بغدادی بفضل شریف میلاد و تحیر ہو دو گفتگو می رشتہ در بارہ محفل فیض بنیاد			
راوی خوش بیان خوش آئین	شیخ ذی مذلت جلال لک	بصفات علوم دین و صفات	بسیوطی شہیر اور معروف
عالم با عمل بفضل و ہر	اور نقد راوی حایت و خبر	لکھتے ہیں یون حکایت مولد	جسکے راوی ثقافت ہیں مجید
ایک تاجر تہا ساکن بغداد	مالدار و توکر و جواد	نیک کردار و عارف و زاہد	حق شناس و مخیر و عابد
صاحب خیر و باعث حسنات	مقبول و تقویٰ و خوش وقت	میہمان پرور اور پر تکلمین	جمع دنیا کی ساتھ رکھتا دین
تہا کہی طاعت خدا کرتا	اور کہی ذکر و عطف کرتا	کہی ہوتی ادا خدا کی نما	کہی حضرت کی ساتھ راز دنیا
شغل اوسکا تھا ذکر و خدمت کا	تہا بجا عاشق رسول خدا	آپ کا ذکر بندگی اوسکی	آپ کا نام زندگی اوسکی
نکد دنیا عاقبت کا غم	عاشق ذکر و قرب عالم	غق تہا آپ کی محبت میں	تہا یہ اوس با خدا کی عادتیں
رہتا تھا غم و غمیک انجام	کہیں مولد کی آیتیں ہر نام	جب یہ ماہ مبارک آتا تھا	پہر تو پھولا نہیں سماتا تھا

ل. وجان سی وہ مرد با ایلان	کر تا بزم رسول کا سامان	بہترین محفل میلاد	کر تا تھا اہتمام حدیسی زیار
لبین خورش زری بچھا تھا	شمع کا فور کو جلاتا تھا	آئی والو نیکر کی زر کو تھا	اپنی انگلیوں بچھا تا وہ بنیاد
کبھی پلک نہیں جھٹا تا وہ خاک	یعنی یان ہو گا ذکر سیتا پاک	پتی نیل مرام و کسب ثواب	جمع ہوتی تھی با وضو احباب
ذکر موتا تھا آپ کا جسم	پر مہنی والیکی چوستا تھا قدم	تھا تا وہ بدھم و غم شائستہ	بر محکمہ والہ صلوات
جس قدر پاس ہوتا مال و زر	بانٹ دیتا تھا نام حضرت پر	تھا وہ خرچ آپ کی ولادت کا	بس ہی نفع تھا تجارت کا
اوسکا جسم سایہ اک یہودی تھا	حال سب اوسکا دیکھتا تھا	اوسکی مٹیابی اور سوز و گداز	اوسکا محفل میں غلجہ میں نیا
سب فضل تھا اوٹکی دلچسپان	رہتا تھا دیکھ دیکھ کر حیران	اوسکی عورت فی ایک دن بچھا	اس مسلما کو مویا سی کیا
گہ میں کیوں اسکی موتی سی محفل	موتا بیچیں کیوں ہی اسکا دل	کبھی فستا ہی گاہ روتا ہی	کیوں بی بی اختیار ہوتا ہی
گھر میں موتی ہی سکی کڑھریا	پر یہ دیکھا نہیں ہی امر عریا	شاوی و غم سی کی موتا	یوں نہیں کوئی جان بچھا
موتا کس شخص کا ہی افسانہ	جس پر تاجر ہی ایسا دیوانہ	سُن چکا جب کلام عورت کا	اوس یہ بولتی اوس ہی بولنا
اسطرح میں فی ہی حال نشا	تھی ہی انکی سید لطفا	ہیں وہ ہزار انبیاء کرام	ہی جناب محمد اذکاک نام
کرتی ہیں آج اذکاک ذکر طوبہ	برل سی بات کا ہی سب یہ	سُن لیا جب ن ہوو حال	متعجب ہوتی وہ بولیں کمال
مشرق شاہان یہود و عالم منام بزیارت جمال جهان اسی خدیو زمین و زمان خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم			
جب وہ خوش ہو موتی چیمین	رات کو سوکتی نصف زمین	انگہ بند اور دین دل و	سوکتی ہی اوسکا بخت کمال
واہ کیا رات تھی وہ صلی علی	پر ضیا صورت شب اسر	رات تھی وہ برنگ صبح بہا	نقدہ خوابیدہ عدل تھا بیدار
نور ہتاب پر تھا جوش صفایا	ساری عالم میں تھا دھڑکیا	طبا نکیہ حل رہی تھی ہوا	دھن غنچہ تھی خوشی سی دا
تھا کچا بہر دید بانی باغ	چشم ز کس میں سرمدہ مارغ	ہر روش پر تھا پرتو ہوتا	جس طرح سی رہ ان ہو جوال
نور سی عرصہ جهان روشن	صحیح عالم تھا وادسی امین	نور افشان ثوابت سوتا	رات تھی یا کہ طلوع انوار
سور سی تھی زن نجستہ جمال	ناگمان خواب میں دیکھا کمال	ہر طرف ہی شعاع نور بہم	کہہ سی غیرت وہ یا ضلوع
لیلاہ القدر کی طرح یک	سجدہ کرتی ہیں کہ کی بازم	اند آمد لی ہی کیسکے دھوم	گہ میں ہی دلی تہنیو بچم
درو دیوار سب ہیں سرسبز	ہر طرف پڑھ رہی ہیں لوگوں کو	نفوذ خلدی ہی ہیں شام	گہ میں پہلی ہی بوی شکام
ملک انگلو کو وہ زن خوشخو	لکی حیرت سی دیکھنے ہر شو	ناگمان سوئی صحن کی نظر	دیکھتی کیا ہی وہ ستودہ سر
کہ مجموع کیے ہیں پیر و جوان	بیچ میں ایک شخص عالیشان	آفتاب سپر جاہ و جلال	تیر برج اعتدال و کمال
سہ سی تے ماقہہ سر نو	چوہ غیت وہ تھکے طور	موی کیو ان کیا یونی مولا	کیست این چاہن جمال و جلال
باادب موی بولا ایک جوان	شدہ کردون جناب ش مکان	شاہ کو زمین و ستمناہ	حد والای حضرت حسین

نور ہتاب پر تھا جوش صفایا

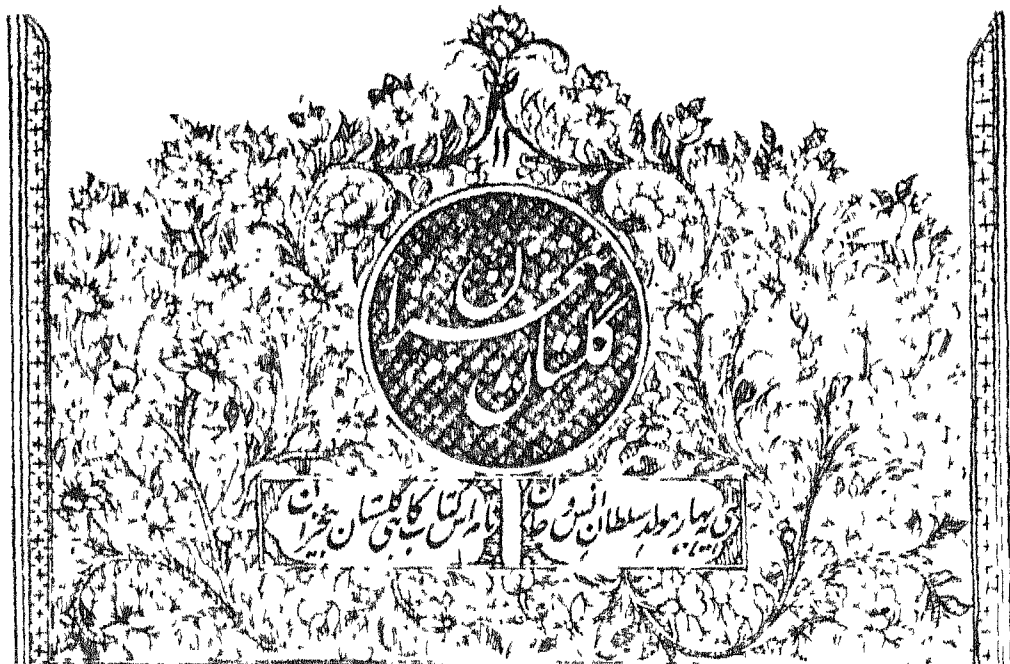
سورانیہ حبیب خدا	شائع عاصیان بروی	زنگے بوی کل نبوت ہی	روقتی روضہ رسالت ہی
بجر لولاک کا یہ گوہر ہے	چرخ مانراغ کا یہ تیر ہے	باعث خلقت وجود جهان	علت غائی زمین و زمان
ہی یہ رتبہ یہ اقتدار کا	قاب تو میں ہی تمام کا	جب سنا اوسنی نام حضرت کا	ہو کی چین بولی صل علی
انگبین ملتیں وہ ایک بار ہو	نام حضرت کالی پکارا ہو	نام لیکر کیا جو اوسنی خطاب	اکئی لیک کی صدای جواب
ایسی میں بندہ پرور کی بنا	ہنسنکے پر بولی سید غنا	کیون تر دھوا تھی اسدم	کہہ کہنا دیوان گھری میں تم
من چکی جب میر جت کلام	آئی نزدیک تہ نیک بجا	پہلی دست شہ اسم چوسے	جہک کی پھر کی قدم چوسے
روقتی قد پر نہ کر کی بول نا	گردہ پر چرکی پر ہوئی وہ شا	کتبہ دین کا کر چکی جو طوف	بولی نوڈر کیا ہو قصہ روحان
اب لڑتا ہی جسم زار د	کیسی جی میں میں فی جرم خطا	بدی آغاز اور بد انجام	کفر اور شرک ہی تباہ کلام
ہنیں حضرت سی ہی پڑ پڑ	کینہ کجگو حضور سی ہی تما	ہو نہیں حضرت سی نہ سب	ہی یہ نوڈی گناہ کما بہت
سبب سکا نہیں ہی کو ملتا	جو عداوت ہو آپ ہی کو تبا	اوسہ اسد جہو کہہ کی گناہ	لائق تشریف اوسکی کہہ شام
باعث اسکا شہب کی جگر	نوڈی صدیقی کئی سبب کی	کیون کہلی جیہ چشم رمت	آج نوڈی یہ کیا غنا بہت

بواب دادن قبلہ عالم سید اولاد آدم صلی اللہ علیہ وسلم از سوالات یہودیہ و بیان فرمودن حضرت
 زبان مبارک شرف بزم میلاد شرف شہنشاہ تاجرین سعادت بیکرت قدم والای آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

جب کلام زن یہود سنا	لب جہنما ہو سے پہر د	قبلہ دین فی یون کیا اشد	غم کہنا تجلو دنی کر کہنا شاد
پو تو کر دینکی ایسی تیر	خفہ و جانیگی تیری تقصیر	اور جو ایکایان سبب دھما	بی میں و سکا تھی جی ہون کہنا
یہ جو تاجریہ و نیک فنا	کہہ میں جمل تھی مغل میلاد	باجہ استغنیہ و نیک سیر	تیری لہ سی ملا ہی جسکا گھر
یاد جسکو ہی سے آہیہ	ذکر کرتا ہی یہ ارشام دھو	بندہ برکزیہ و غفنا	جان دل سی ہمارا عاشق نا
تھی پیا و سکی گھر جو دھم	آج محفل دہی بصدہ نسیم	تہا ملا لگا اوسکی کہہ میں رو	بادوب پڑہ رہا تھا مجھ درو
رحمت حق تھی متصل ازل	روکش باغ خلد تھی محفل	بزم تھی یہ و سی و اوت کی	اوسنی اس بات کی سرت کی
ہم خلوت دل و سکا پکھتی میں	اوسکی تعظیم اور وہ حسن اوب	ہو کی خشنود اوس ہی ہم اکثر	چلی آتی ہیں آپا و سکی گہر
ذکر ہم پسند کرتی ہیں	اوسکا رتبہ لب بکرتی ہیں	اوسپہ ہم جیتے دین رحمت حق	اوسکی محفل کو دیتی ہیں وقت
تجکا و اسبات میں تہا پڑ لگا	ہو کی حیران کی تھی تھی ہا	کسکا ہی ذکر سکی جی محفل	اور ان باتوں سی ہی کیا حاصل
تیری میر شہ تیری لگا فنا	اور یہ ہودی سی وہ تیری گفتا	تیری شہ لیش در وہ تیر ادا	ہی عیان مجھ سبب بوجہ کمال
اب کجای تا وہ تیر اشک	آئی ہم اس لی تیری گھر تک	دیکہ تاجری اب تو غرت و شان	دیکہ فی اوسکی قوت لیان
تو جت بند فکر میں ہی	دیکہ اب اوسکی بزم کی تویر	حق سی ہم اوسکو خوشنوا تی میں	دیکہ ہم اوسکی گوہر آتی میں

منکر گریاهی ایک تاجر پر ہوئی پابند جو محبت کا جواب سی کر لگا ذکر مرا بر دست مبارک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم لازم کر فتن نبیاد محفل میلاد شریف را بر فرمودہ خود ہوا	جسکو محبتی خلوص ہو یک تبع ہو مری شہ بیت کا مسلمان شدن ہو دیر و شبہ ہر شش	جسکو محبتی خدا محبت ہے جسکو محبتی خلوص ہو کا ذرا شرف ہو اسکو لکھا یہ بخدا	جسکو ات یہ سعادت دے اوسے فیض دیگا رب عطا نہ ہوا اسکو لکھا یہ بخدا
جب ہوئی قبلہ زمین فرمان آج تاجر کا مچہ احسان ہے بڑی غمت مری زمانہ میں کفر کا رنگ دل سی دور ہوا بسنہ سیرا ہوا مچہ شک ظہور دست خدا سی مل جو کیا کہا یہ تودہ ہو نکتی شادان اوپر ہی چادر اوٹا کی چرسے خواب ووشیت کا وہ لطف سرور بس خوشی سی یہ حال و دنیا وہ یہ دنی جواو سکا شوہر تما ایمان بالہی نہ کا پتہ نقش وہ بکفر کی جہاست جی بولی تو ہو جی اسی ہو و لقب تو یہ وہ دایہ میں مسلمان ہوں میں جھٹا ہوں سب یہ طر زیا جسہی کہی ہیں تیری کہہ تیری تو فی بس شاہ کی کرم نیکی ہے تجہ تمنا نہیں ہی لطف و عطا نرن و شوہر میں مشورہ یہ ہوا تیر میں جہت پس سلامت و در	اوس سی اس طور پر کہ انسان لوڈی اوسکی بہت ثنا خوان قدم آئی غریب خانی میں اوس میں اب نور کا ظہور ہوا الکھد یا قیچ ولیہ سورہ نور باتہ اوسکا ہوا یہ جیست اور روانہ ہوئی رسول جہان کلیہ پرتی اوٹھی وہ دسترس نور حق اسلام کا وہ دل میں حق پانوں رکتی کہیں کہیں پیا شب کو وہ تھا کہیں جہا سوتا نور ایمان کا ہر طرف جلوہ آج کچ اور ہی ہمارت جی آج لازم جی تجد میرا ادب تو ہی کا فر میں اہل میان ہو مجہد ب حال ہو گیا جی عیا رات بچہ جی کر گئی وہ کرم میں جی اونکی میں تدمر دیکھے رات بندہ جی سرفراز ہوا نہر میلاد کیجے اب ہر پیا ہمارا راضی ہو جی تیری دوز	رو کے قدر و نیک پڑی ہر چیز اوسکی باعث سی ہی مری ہوا دو محبتی وہ کفر شیت ہوئی شیع ایمان کا داں ہو شلوات باتہ پر بات رکھیں ہر کہہ کلیہ پڑی کہ کہا خدا ہے گواہ رات اس ذکر میں گئی تھی کہ نور اسلام رخ پہ جلوہ نما یاد اخلاق شاہ میں خرسند کہ چکی جب قضای حاجت نہ خواب سی اوہلی ہو کی ہم شکار طی تو ظلمت کہ وہ تما کہ سال نہ خدا پاک دل سی یہ پونیا دور وہ مجہد سی باقی دعوت نہنسلے بولاد وہ مرد خوش حال تو فی جوا جی شب دیکھا تجہ تمنا نہیں جی لطف خدا تو فی باقی جہ دولت ایمان خوش یہ کہ سکتی ہو نکتی باہم کہہ شے شک جہت لہاوا تھک کو تاہ شہوت کر کے	ہو کی صدیقی کہا لای شہ دنیا مجھ کو حضرت فی سرفراز کیا آج میں قابل بہشت ہوئی آج بالای طاق جی تو ات اوسلمان موتی میں اسی ہو لہا ہیں محمد ہی رسول اللہ چوئی وہ خواب سی ہوئی تجہ اب پشکار اور دل میں باخدا می عفا نسی ست کہہ میں بنا میں ہی اگر بعد طہارت وہ کہ میں آیا وہ مرد نیک نما آج ریش جی بام و بیار آج رونق کا یہ سبب جی کیا میری تیری یہاں سی لیا بت بس ختم نزل بایو سی بت اس لئے کار فی جی سب کیا مجاو جی ملک یا جی وہ رہا میں جی اسلام سی جوا شادان وہ لاشاد کی سائے محبت و غم جمع ہو ات رسول خدا نہر میلاد وہ جی کرنی لئے

سُن لیا تھی مختبر اسلام یہ تو اپنا بیان بھل سب ہی اس سنا سنی ماحول طول تقریری زبان روکے	نرم میلاد کا فیصلہ تمام ذکر حضرت کا اس ہی افضل ہے کوئی بیجا نہ سمجھے یہ محفل اشتبہ نہ کی عنان روکے	دیکھی مولد کی تمنی سب کثرت اور کی محفل کو پوچھتے ہو کیا ولین تھا اس ہی کی اور کثرت یاں ہی اب ختم دعا کیجئے	ذکر والا کی سن کی کیفیت ذکر جس کا ہو عین ذکر خدا فضل میلاد کا بر ہی مضمون بس سچ آداب دعا کیجئے
ای خداوند کار ساز دیر کم نقش پرداز کار گاہ جان تیری صناعت کا ہی سب اثر سبکو تجھی ملی وجود کی راہ سفرت بر ہی تیری سب کو باز روسیہ شرمسار و تقصیر ہی عیان تیجہ چال دل مولا تیری ہر حال ہی ہی تکا خبر عفو کر میری جرم بت جرم اور غاصی کی یہ دعا قبول ولین روشن ہی چراغ حقین با حق و رضا و صبر ثواب	لکھ صلح و قدیم حکیم کاتب نسخہ زمین و زمان نخل میں شاخ شاخ میں ہی تر تیری قدرت پہ تیری صبح گواہ ای مری کار ساز زمین و آسمان روز و شب بندہ نصرت میں لکھ تیری آگے ہوا کہوں میں کیا تیجہ روشن ہی میرا خیر شہر تو کریم اور تیرا حبیب کریم ہر روح رسول و آل رسول رہی لب پر شنائی قبہ دین حقنے حاضرین نرم میں اجا بر ہمیں حرمین خجستہ کلام	خیمہ برپا کن سپر بلند توئی برپا کیے یہ نہ افلاک تجھی گوہر فی یہ چمک پانی تو نہیں دل غیبان ہے عوض مطلب میں تیرا جہاں مبتلائی ہلائی حرمین ہوا میں سزاوار تیرے ہی نور تو کریم اور گناہگار ہونین ہو میری والدین کی ہی نجات ہر غم و غم سی میں پادشہ نجات وی خدا جگو عشق پیچیدہ ای خدا بہر سید بطحا اقتم شد السلام والا کر	آسمان ساز اور زمین بنوید خاک کو توئی دی یہ صورت پاک توئی انسان بن دی یہ عنانی مرہم زخم سینہ زیشان ہے شرم ہی بند ہو رہی ہی زبان پای بند جفا کی جرم خطا میں گناہگار توحید ای غفور سفرت کا اسید وار ہونین بہر آل ہی نیک صفات ہوں روامیری ملک سب جاتا رہوں مدحت گرو شا گستر بخشن یا تو سب کی جرم خطا
تمام شد			



بی بیار موله سلطان فیض علی
نام کتاب گلستان خیر

بسم الله الرحمن الرحيم

او بر زبانسی شکر خدا موی بجز	ما هفت می تیج بی پایان گ	اشخ سی کسطح من شاخه ای کرد	سطح چه خالق اکبر کرد
ساق برنق نهاده ای بنا	صناعت کن فکان خدوند کار	حاشا که هر صانع قوم بود	سوراید به شغله کی نیست
ایسی ابر برین دریا کردی	نکست لعل ز دریا کردی	که بحر من من کو عطا بود	لذا گوید می از کجاست
کشتین لاکانی حنی و ده کوه	ذات نبی کو مبداء کوین کرد	و اینده اوس سی کردیا عالم کار	نور تجری سی دریا خلق کو جو
خدا الهی که واسطه بود	صلوات الله علیه	او آفریدت دنیا و دلت	حرم سل کو خط کل سیه کیا
بسی کایه وانی نهان شده	مقبول مار کا هزل چن سکت	بر ایک بر کیده حق بر نام	اود می ملک حضرت امیر ملک نام
شاه سیل نبی جهان ختم انبیا	مقصود کن رسیده عرفان کیا	هونانده نو موقتی بر بر او کینا	نبی ذات بکی باعث ایجاد کینا
و شمع جانفروز شادان کرد	و غنایک شش و فان کیا	ود آخرین سکه فکلا با	و ادلین بجا گلستان سر
اورا سی آل او چرخا تی	تمیز بیان میلاد و سر و قدر	تمیز بیان میلاد و سر و قدر	رحمت خدا کی اوسیه بودی
یه آه عاشق علی تر بار	پیر دلین کاوش نگه یار	پیر دلین جن کا فلک پر داغ	پیر آید بهاری دل باغ
نام خدا ابرار کا موم بر کیا	برلی می آج کل همین برکی	پیر لائی سی صبا کئی بیت انکالی	مستانه پیر پی این خوشاق
چر موله شعیب لی ایام انبی	اون ال در و موم شسته سکه	پیر دلین جوش اگیا و موم کیا	سبنی سی رنگ حسرت حوان کیا
پیر اپنی موم بر کوش خلدین	پیر مومین پی جنت سلطان	پیرام ووسی او و بی لکا شور	پیر و کز قبله عالم سبب او
بسیار و دقت حق و عظم	پیر وقت لب یه قبا عالم کا نام	پیرم می کر فقه الاسلام	مخلف من آج ذکر رسول نام
پیر دقت حق و عظم	طریقیان من نظم پی خط	کا تمام من موله شعیب الکی	انی عاشق موم بری تغیر او بیان

بجند اہل واد کو کافی ہی کی گئی اسکے سوا حدیث ہی ثابت ہوئی لکھوان شہین تو بہت سے طویل ہو یعنی شامل ہو میں ہی لکھا بانوی بیوی شرف وغیرہ لکھا سید کی اندر کی شہنشاہ و منبر پر بیٹھا وہ چنان چہ وقا کریا ہی لکھ لکھ بیان میں لکھا واقعا ایسا کہ جس نے لکھا مرافقا اولیٰ نعمت کا مایا تقصیر و کائنات ہی محبوب لفظ تماخ کو وہ عالم کا بیٹا اوم کی نصیحت و نصیحت ہوئی و کچھ عجیب بات پر چلے گی برم آشنا وہ نرم خوی کریم کا مجلسی خدا و تبارک و تعالیٰ کوہ و تار و کان حیات لکھ کر قرآن میں کر چھاتی اگر فی جا رتبہ تو دیکھنا مری علیجا باب کا کشش و وقار ہی تیار ہی تھا وامی کہیں کہا تو شیر لکھی جہا بنی مثل تماخانی اوی خلی روزلزل کو جہا خدا و تبارک تبی سامنی خزانہ کی کہ لکھی اودھن انس کے ارواح سب ہم	دیوانہ ایک ہو میں کری حال میں یعنی حضور کو ہی کمال ہی تھا طویل سخن ہی یہ ہو سامع طویل ہی راویہ وہ حضرت محمد رضا یعنی خباب غاشقہ خاتون باجیا منبر کو اوی کی سہلی کرتی ہی خود پرستی ہی نعمت پاک میں شاعر روایت لکھ کی جیتی ہی سید پیر ہی سہلی کی کت اوس ماری آغاز فضائل خواتین نام صلوات اللہ علیہ آلم یوزا لکھی ہی وہ لفظ کر دہ خدا کیا کیا کمال اسکو خدا ہی عطا واو کی سخا و خلالت عطا ہوئی اگر شکر فوج کا ہی تو خدمت میں وم بند جسکی سامنی ہو ہی لکھی تعلیم ہی ہی پشت پر ہو ہی معوج حق حبیب خدا سید ہم اور انبیا کا ذکر ہی آکر جان کیا جس کا ذکر قبلہ عالم ہی لکھا میں کہیں کہا کہیں طے اوی کہا شاہد ہی لکھی تو میر لکھی کہا سایہ ہی دیکھی خدا کا لفظ میں فضائل مختصہ خواتین کا نام صلوات اللہ علیہ لکھی اور تہی برات رزق پاک لکھی حاضر ہی پیش مبارک کر لکھی	پر نظر میں ہی لطف سخن کچھ باجوا حضرت کو ہی پسند ہی خود ہی لکھا پر دگدگہ ہی سہلی میں شہنشاہ مخزن زمانہ وہ صفیقہ جہان کہتی ہیں یون کہ تار تار لکھی فرمانی کر کہ ہاں خیر و خوش زبان خوش ہو کی کہتی کہ وہ خلی کیون خفقہ کو تو سب ہی لکھا ہی نعمت اوی کی قوت ہی لکھی مراجہ جہا جہا جہا جہا جہا الاسامی کیا کیا لکھی لکھی لاکھ لکھی لکھی لکھی لکھی شوکت یہ تو لکھی لکھی لکھی یوسف کو جسکی جہا لکھی لکھی یا لکھی خانی خلی کو تو لکھی مستاز ہم لکھی لکھی لکھی جسے خدا ہی پاک لکھی لکھی اقتاب لکھی لکھی لکھی لکھی پر جہا خطاب لکھی لکھی لکھی کہ لکھی الرسول خطاب لکھی کیا لکھی خطاب تیار ہی لکھی چہ سحاب فرقہ لکھی لکھی فرما لکھی قسمت لکھی لکھی سو جو تہی حضور خدا و تبارک تہا مثل ماہ عرش لکھی لکھی
--	---	--

عجائب و غرائب
قصص و مناقب
الانبياء و اوليائهم
الطاهرين
الصلوات
اللہ علیہم
وآلہم
و سلم

خلقت میں سب سے پہلے آدمی کو
 افضل کی شہرت میں جو کہی کہ میں
 اور محمد کا دوسرا عالمی جناب
 آدم کی جی خطا دی جانے کی سزا
 دل میں لگی جلنے لگی دس کی تین
 کیا کیا تمام عظیمی حقنی ہو کر
 تباہ کا قبلہ ہو رہا اسنے
 اللہ کی غرت و خوف قبضہ
 کیونکر نہ وہ تمام ہو جو انیس
 کیا کیا میں یہ ذکر میں کا گیا
 کہ جو سب سے پہلے آدمی
 اوس قبضہ میں چھوڑ دیا
 روحی نفاذ میں صلی اللہ علیہ
 الفضا جو خزانہ رحمت میں تباہ
 ام اللہ میں سے شہ کو جو شہا
 و زراعی ملک بیلون کی
 اول وہ یا غار و ملک
 وہ فاتح باد عرش شہ
 یا زینس صحبت محبوب
 اللہ کی رسول کا وہ اولین
 اور وہ اور وہ اولیٰ علی
 شہادۃ حضرت فاروق
 میں خالق و کائنات میں
 جو جہاں میں کمال
 فانی میں ہی نہ غایت

الفاسی ہی بھی شکلی ہو اہل بیہوش
 سنبھلتی ہو سب پہلے راجی پورین
 تاحشہ سب جہان بانگ مانت
 انستی لی نیک جی کیا اور چلتی
 کو سوسو لو کہ چلتی گئی دیکھ دو
 بنجشا دعا کیوڑی تھی قصہ قبول
 وان کہ خدا کا یان حرم غی
 بہ ذوق سب دل کا جی پتہ آفتاب
 زمانہ روائی کو بن کا جانی پکا
 دیکھتوئی جیب لی پیر اور ایما
 اہلادکھا تیکہ چاہتے کی مہین

رہا
 آفتاب دل و شو بخیر فتنہ سب
 وہ سب حبیب پاک کو مینی علیا
 اور دیدار ستو ہی ماہ صیام کم
 پتہ چین کو کھلی غلامی جی تھی
 آغاز مناقب خطا بہ شین
 وہ تیر سید دینی آفتاب دین
 حدیقہ مبارکہ لہذا ان باقا
 نیت کی پیشوا نہ کوین کلا
 تھی اہل جلی شفی الخوی الکتاب
 ہم سہ اپنہ نیت و وفا
 وہ سب جہان طالع ہی لبیب کی را
 خیرا نہ ہو لیاقت کسی تین
 وہ پتہ نسی جو تاتا ہوا سب

انہی حقیقی و انظرین عا کران
 نامہ شمش عالم نہاد
 تخریص و ایسا خالق اگر کو بیا
 وانی فرج و بین یکو قبول
 غطیت کو او بجا کی زو ایچی
 شامنت تمانہ بطی کیا است
 منشر ملک مطای جهان فقام
 سحر و جن انس طایع بایان
 یارب حرم و ولکاتی می ایم
 باو حرم حرم می زنجار
 ناموسی چلیک حرم آن آستان
 دل باو نزل عمر و رخاک مشقت
 بخشا و نوین جو تو آفرین لیل
 تحارطل و عقد جهان کر است
 اینست باو نمنا است
 شعی قد تعالی عظم این
 بنی جناب حضرت یق باول
 کون کین با ایست برل
 و صا ق الکلا و تحت اینست
 فاتح ماکان رداء اقی شام
 ولت و جس فای و بخت
 اقی ہیں سوال خدا جلی شام
 دمان جو بی می خلیا چشام
 فیسی و فیکال دانا شام

[illegible]

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰

و ده جامع کتاب خدا سر در ساحت رو شاه و گدا خون و دمنده کمانهای او و این سکا مولای جن انس میرج صطفی مقبول با کاه خدا شاه افقا خیر شکمن و لا در و جلا و با و جا سر لال احمد و سل شسته صل علی النبی و سلام علی سید جان سی جلی م جو جانی شای تو و سر ای نیر افلاک اعتلا می رسول پاک کی می و ز نام نبت رسول هر و سر زنده مصدق فرای تصویر و جنت بی اذن خلکی که برین جبریل سکار یه ازل بیت حکم خودانی عطا بر این دلش خدا و ان حق اب حمید دیکو حرم پرو و کا او هم سیاه کا زنی خشن کی اینی عذاب می می است کو و نایه عقبه این فی فضل و طاعت و نیامین خلق موی می پس اینی بمولان جو چیل و سی کیو کیم دیا کو کونویدین کر سکتی کیمین جو نام او سلا لیتن بنین صبی او خود کیم و مع و نای موحو	عثمان با جی حبیب حبیب رب فیاض بر و کان سخا سمن اکسیر حس ویر چارم کو کیمین مشکاشای خلق و شخت کا لیل نما طالب رضه ان کرد کا شمیه زن راه خدا و نکر کا باب علوم و طه فوی فخر اولیا مصدق و زنا و علی کشت خط مناقب جناب حسین علیهما السلام برج شرف کا ایامی گواض آورد الله و اذکی نو چو تو خانون بارگاه جهان بقدر رب جیم عفت تو نور انور اساسی کیا و کی که ان کیمین محبوب بکی شکرت عظمی لاستما عا و انها کا کرد فیض دی چکانه گردون کا تنی ات دن جی طاعت کی منه من جیکه جیم و سب علی و نیامین سب عذاب و کی کیا سقد امتی صبی و ان و سکی جنت و شفقت کس جمال جی لکمی صفا کیا هم سیاه کار و کیم و دعوی سی گفته لطف حق و جی شای	همیشه دوان سراج دولت کا و آن بین جملو فانت و جده و ده بینا که جس می ره کیم فرمان روی روم و عرب کیمین شیر خدا اخی بنی نفس مصطفی و ده ضب جس می شیریان سینه و ده جیمین و روایت مناقب جناب حسین علیهما السلام تو و سر ای جی جی جی و نای شاد و موی جی خاموشی حکم کا و کی مقام میر صفت و سب جی فرسای عالم و حق ان قانت سپاهان سلطان دنیا و ان خلکی روح بین طلق جی خیر الام کا با و می بر کیم جی خطا شعا و کیم و یه یا غافل و انوبت یا سامع چو طلی نسیم شکر آه و نای کس نایت جی و نای فانت جی می است کا فرزند چون نثار فدا مار کیو کیم او می و جی مولای شای خدا و جی	حیرت جی که او بی شای و ده تما جلی قه علی کا الک صدق سوز جی و ده نام جلی لینی و لک شفا شاه بر یکایت ایست یون میر عرب خدیو و شای و لیا تیغ او می که کیم و جی و لیمین تها جکی زده جی می رسول کا حق و با جی یک کس با و کیم جی کیمین تها و کیم عفت می جی کیمین از و ج طاعت کی لکیمین یک با و جی جیمین این و جی یو فان کیم اصحاب و کیمین او طیت صفت سب یا و ایسا رسول پاک جیمین کری می و جی خانی ایمان جو و خاندان کیم انکه کیمین که خا و کیم معراجین جی شفا ایسی رسول پاک پران میر جی کیمین خدا و کیم حیرت ان کیم جی
---	---	--	---

و ده جامع کتاب خدا سر در
ساحت رو شاه و گدا خون
و دمنده کمانهای او و این سکا
مولای جن انس میرج صطفی
مقبول با کاه خدا شاه افقا
خیر شکمن و لا در و جلا و با و جا
سر لال احمد و سل شسته
صل علی النبی و سلام علی
سید جان سی جلی م جو جانی شای
تو و سر ای نیر افلاک اعتلا
می رسول پاک کی می و ز نام
نبت رسول هر و سر زنده
مصدق فرای تصویر و جنت
بی اذن خلکی که برین جبریل سکار
یه ازل بیت حکم خودانی عطا
بر این دلش خدا و ان حق
اب حمید دیکو حرم پرو و کا
او هم سیاه کا زنی خشن کی
اینی عذاب می می است کو و نایه
عقبه این فی فضل و طاعت
و نیامین خلق موی می پس اینی
بمولان جو چیل و سی کیو کیم
دیا کو کونویدین کر سکتی کیمین
جو نام او سلا لیتن بنین صبی او
خود کیم و مع و نای موحو

بسم الله الرحمن الرحيم
الحمد لله رب العالمين
والصلاة والسلام على
سيدنا محمد وآله الطيبين
الطاهرين

یون بران من سیر لکھتی بین خبر آبیت حدیث سی ہی ہی مر ہو گیا حقاکر صل پاک تہادہ کائنات کا ہوتا زہد جو کشتی عالم کا نا خدا جب حال مانت رت کریم ہو مہر و مہرین زمان سماں کا خشت ترو نبات جمادات احوال کس کھنقی تھی فات خداوند در جہان پیدا لیا شمش کون مکان کا نور کر تار بطوان ہا و ن برش نور سنگر خطاب حضرت خالق دہلہ پہ صانع قدیم کو جب بیان کیا ہر خیزی ایک خیزی ہو گئی عیاں جز وہم جو تہمت خالق سی بچ رہا القسم حکم حق سی جو روح سوال کیا تہو لیس خاک طہر و پر نور و نصیبا اوسجا کر خواہ گاہ شدہ و سر اسلی با جوان ان ذکر ستیہ لو اک ہو گیا اب بحسب نوریدہ آدم بنائینکی القسم لیک خاک صفا کو جبریل آب طہور کو تر و تسنیم و سلسیل اطباق آسمان زمین میں پرتی تو یہ صل پاک جو بہ زہی حیات سی نشانہ نور لہر زل و شمع و دیا	بیان آغاز طہور نور و اوال سرور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سید جو جسے خلق ہوا نور تھا باعث تہادہ ہی ہی جو نور تھا ماتا کہ کسی نوح کو جو کھی پرتھا کس طرحی نوح نہ فوج عظیم ہو آب ہوا ونا جو جانج راو ملک دیہای اخضر فلک بستی ہال منظور یون مہر اگر کسی عیاں تا ذات و احوال کا عالم میں ہو پہ یون موا خفاک اسی علت ہو سویسین جب کیا ہو یون شہرین ایک جو رہا سی نو ہی کو بنایا کسی عیش نوح و فاکلش جان تہا او کی باقی کہنی سی کایا ہو کہو بی بسا طہرہ بایتن ناک لاجلہ بر طینت سلطان انبیا یہ فیکہ فاک پاک سی کرنی لایا سینہ زین کا مثل صدف حال کیا اب بحسب تمنا و دعا عالم بنائینکی پہو پھی زیر عرش خدا و یزیدیل لی آئی فلد سی پی تخمیر خیریل اپیش پیش و کی سنا دخی آتی یہ طینت رسول شفیع العبادات سجدا با زکاء ازل تہ وجی	تہادہ ازل ہی عیش علی تہانک سی تہادہ قدم کا وہی موج لہون ہوتا زہد کرجیل مین ہ فوجیض المنقہ و ہیر نور خدای پاک خلل محرو عالم ظلمات اور نور کسی دیش نوح و فاکلش جان بست کیا ہو شویات کا خیال جب نو پاک ات ق مہی کیا تو نشان کیا با نکا ہلکا ہو ساجد رہا وہ ایک برس حق ہو اوس جو پرتھیف چھنی جوئی نہ وہہ و ملاکہ و روز نصیب یعنی کہ اوس روح سون جان پہو پھی حکم روح مین کو کہ جلد روح الامین حکم اوندہ و لہون کای ارض بر طینت سلطان سلا خوش ہو کہو کہ ہی ہی ہی ہی تہا فوجی مین کا تو بسط خطی با کا نور و شک جنت و دوس لیک ہو کہو طینت تہادہ جس بن چکی دیکو طینت شدہ عالم پناہ ہی یہ تہر فاک ہی ہی کو کت مین المنقہ و ہیر نور خدای پاک	نور رسول پاک ہی ہی شہی تہا وہی تہادہ آیتہ اجداد پاک وہی تہا جیکہ اور مہر جہی طینت ہوئی کہ کسی آتش فرو دلا نہ ہی ہی تہا جلی ذاتی سی تہا پاک سقف سما و سر و بطون و قعر ایک علی نو پاک ہی ہی ہی ہی پہا جمیع خلق سی کہنی ہر حال ہر طوان و ش تہر بہر پناہ سجدہ جاری شک کا کا نور تہی لب شکر خالق کر کی و جس ہو گیا و جس تہی ہی نور خیزی تہی خیزی تہی خلق قرآن جس جسم ہون و جان اور کو فضا ہی تہا ہی طہر اسو ہی تہا ہی تہا ہی نور خال طہور حق طہر کی ہی حال تہی ہی تہا ہی تہا ہی طہر وان عیش کہ تہا تہا ہی آب تہا مین لیکو لایا طہر سر ملاکہ فی اوتہا کو پرتھا دیکو ویرج کو نور لایا مشہور و مین ہی تو کہو آوین لکا با بصورت تہا ہی
--	--	---	--

ابند ہی فیکہ طہور نور و اوال سرور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
سجدا با زکاء ازل تہ وجی
المنقہ و ہیر نور خدای پاک

او دیکه منی سی نوح کی معلوم یہ ہوا
جب غلطی سے سناستہ ہوا
تبی غلطی سے ہی نہیں سن
اون سب سے بڑا حال ہی غلطی
رخ ہما کہ جلوہ کا رخ غلطی تھا
خوشہ وہی اور حسن میں غلطی
جد بلوغ کو جو وہ پہنچا غلطی
جس کا غلطی سے وہ جا کی غلطی
عبداللہ کیانہ کی غلطی
بلکہ ہی سی سی غلطی
ہیں کسی فیض کی غلطی
جب انسی میں غلطی
خلی کا تیر سی غلطی
القصبہ جو ہوا وہ لیاقت میں غلطی
شامان ہر وقت غلطی
جب غلطی ہوئی اس میں غلطی
تاریخ ہما کہ روز ہما غلطی
نہ فامکہ اور ہما غلطی
لکھا ہی جیلہ ہر غلطی
وہ نو ہما غلطی
چوچا یہ علم غلطی
جس میں غلطی
ابلیہ کو غلطی
سہرت تاویز غلطی
یونی غلطی

دو گن گن شمس کی طغیانی ہلا
دل ہلکسا ہو رہا خوش گیا
انکار حال سیدنا عبد اللہ ابن علی طلب
یوسف کی طرح جان پہنچا
چہرہ ہما غلطی
ابن خلیل بھی وہ حق میں غلطی
وہ حسن بڑہ کیا کہ ہوا غلطی
فی اختیار وان کی غلطی
ہو تا ہوا غلطی
وہ نور غلطی
زیر غلطی
فی شاخ ولی غلطی
سی جو تمام غلطی
کالح خبا عبد اللہ با حجاب غلطی
وہ صحت کی غلطی
نویا ادا و سکوت غلطی
ساعت حیدر و طالع غلطی
فی آئی ماہ غلطی
وہ کوکب غلطی
پشت پر غلطی
بہا غلطی
تبی غلطی
ہو یا غلطی
ما غلطی
یغلی غلطی

آئی جو خواب میں ہیں اس میں غلطی
نویا دیکھ میں گستاخی کیا
انکار حال سیدنا عبد اللہ ابن علی طلب
خوش و خوش حال غلطی
فرزند ہما کہ غلطی
اوس حسن پر جو نور غلطی
تا بان ہما غلطی
اسی ج نو غلطی
اکی نو غلطی
پتا ہی غلطی
جہا غلطی
جب غلطی
اکی تو غلطی
اب سلی غلطی
بانوی غلطی
او غلطی
رفق غلطی
داخل غلطی
بلی غلطی
اکی غلطی
ہما غلطی
جہا غلطی
نویا غلطی
پتا غلطی

دین جہا غلطی
آسی کون ہما غلطی
بٹی دلی غلطی
خوشیدر و ہما غلطی
تیا تیا کہ غلطی
پر کیا غلطی
عالم ہما غلطی
اسی غلطی
جہا غلطی
فی غلطی
یتا ہی غلطی
فرزند ہی غلطی
اب نو غلطی
غدا و سکوت غلطی
یوسف غلطی
یعنی غلطی
لوب غلطی
او غلطی
مع غلطی
تیا غلطی
مرخی غلطی
اکی غلطی
تیا غلطی
تیا غلطی
دینی غلطی

یوسف کی طرح جان پہنچا

تہا دلولہ جو سیدہ الہامی دیکھا	رو کا بہت گریز میں دیکھی سی پرکھا	پونچھ میں گہر تو آئے خاتون کی کیا	وضع حمل کی وقت جو گناہ اتنا مہاجرا
من بانی جہاں دت فرزند کی	اک دلیں جو شہر گیا اپنی لگا لگا	گہر کے بیٹے آئے خاتون کی کیا	دکھا بھی کہاں تھی فرزند لقا
بولی کہ سانی کی مکان میں لگا	ایسا ہی تیرا روح روان سر جان	اور آ رہی ہی عالم بالاسی نہ	ہمیں تیری سپہ کو کیا بھیجا اب جدا
آئی کوئی قیسا اب سکی نہ	کہہ نامت ملے تھیں ہر گلین	اسو علی علیہ کرتی ہن سپہ	تا سپہ آج بارش رحمت ہو سپہ
آج اسکو زبردست چھوٹا	تھیں تمام اسکی زیارت کو آئے	ہی عبد ملک بیان میں کہ جس	سن پائی بیخبر تو چلا پر لہو طرب
پونچھ جہاں تھیں تھیں	غصے میں ایک شخص ہی طرح کر رہا	بس کہ خیال ہی تھا ہی چوں	تھمکو ابھی سپہ کی زیارت میں
اب مرنے کی کلام جو طرح پر	رشتہ ہوا بدین میں ہی خوش گم	الختہ کیا جو وہ ہنگام سب گز	مجاہد بخیر مراد اسے سب
نور کو پانی لیا کو دیا	لا کر بیان کعبہ پر پہن کی دعا	اس میں سے شکر سیدہ کو کر دیا	کیسا یہ بجا و فخر کر دیا عطا
یار بتمہ ہی پشہ اڑتے	کیفیت ارضاع و آہن حلیمہ و برون اسخفت	دولت تو یہ خیمہ ہے کو بونی	تیرے خواب میں سکا بان
اب میں ہی غصہ طرب	صلی اللہ علیہ وسلم را جانب طائف برای رخصت	رشتہ ہی اوسل دیتی ان شیر	لازم ہی تھی طاعت ہی تو
کرتا ہی غصہ طرب	ال ہفتہ آپ ہی تو پیا والدہ کا	اطفال جو دیشی ہوتی تھی	دولت تو یہ خیمہ ہے کو بونی
کوئی میں پر غصہ طرب	یعنی خواب مضحکہ شاہ سلطان	ماو کی طرح رہتی تھیں نرات	رشتہ ہی اوسل دیتی ان شیر
یہ رسم تھا سب میں اسے	اتنا تاجا وقت بیچ وہ ہار کا	آئی تھیں دور ہی رہنا ہی	اطفال جو دیشی ہوتی تھی
دستی نہیں لگا خیمہ	پر تھی تھیں لگا لگا ہوا	لا کر اونہیں با میں اپنی	ماو کی طرح رہتی تھیں نرات
کبھی نہ لگا خیمہ	را تھی ہی لگا لگا ہوا	مرو حاتی دن جگہ کی	آئی تھیں دور ہی رہنا ہی
باب کو سپہ رہا	جو تھی تربیت تھی اسے	ماو کی طرح رہتی تھیں	اطفال جو دیشی ہوتی تھی
طائف ہی دیکھا	اور ساتھ اولی قوم ہی	لے کی موت جب چلا دیا	ماو کی طرح رہتی تھیں نرات
نہا اوان نوین	سب تھیں ہی لگا لگا	کرتی تھی بسا نکار و داؤد	آئی تھیں دور ہی رہنا ہی
پنا میں یہ تھیں	دو رخ کی طرح عالم تھا	شہر تھا اور ساتھ ہی	ماو کی طرح رہتی تھیں نرات
تھا اک راز گھر	بلکہ ایہ تھی ضعیف	تھا اک تھہر جو ساتھ	ماو کی طرح رہتی تھیں نرات
اور چہرہ ساتھ ہی	البتہ سارے بزرگین	شکل کیسا اونہیں	ماو کی طرح رہتی تھیں نرات
اس کی ساتھ میری	وقت نزل اور ہنگام	آئی تھی کان میں	ماو کی طرح رہتی تھیں نرات
تھیں ہی لگا لگا	میں ہی لگا لگا	اوسکی سبب ہی	ماو کی طرح رہتی تھیں نرات
ای چند زمان	دیکھ میں کی گود میں	سین کی عورتیں	ماو کی طرح رہتی تھیں نرات
او میں تو اس	مکرم ہی سواریکا	ہر پر قلم	ماو کی طرح رہتی تھیں نرات

القصه لیکن آپ کو با شادی و طرا کتا تھا اسی کے رسم و عکس میں ترا القصہ میں دوسری میں باقی قسم رخت منور کو بانہ کے مرکب میں اگر جسے خیر کہہ کر ہر خط میں ایسا ہوا تھا کہ مہر کی خبر ہو کر دین میں عقب سے بھی تو تین نام اون سب کا کام جو کہنے میں لیا مولای ہر دو کوئی شدہ آسمان چلا اگر خول کا یوں کا وہاں پر ہوا ہم جب غیر ہی تمام ہوا وہ سفر میں کر لیاں جو کہ میں نے نہیں کیا اور جانو رہی قوم کی نسبت نہ تھی پس کیا یہ حکیم کی جو ہر چیز میں القصہ قصور یعنی میری گھر ایک بار کا بنا جسے کا جا کہہ دیا تھا تو کسی کے رسم آپ کا فی الفور داتا شاہ کو چاہا ہی اور داتا ہی نے دینے کا جب ہمیں عرس کی گزرتی تھی ان کو کسی بچہ شاعت کی شہاد روانہ نشاں حلیہ حدیث میں جناب خیر الہیہ علیہ السلام واقعہ از لطافت بسوی کہہ دے کہ شہان اس حضرت و کہہ دے باز یافتن عبد الملک اس حضرت راد وادی ہماہر ہر انہی تھا جسے خیر کا ہی تھا وہاں ہی نہ کا تان نام وہاں ہی نہ کا تان نام	شہر کی پائش کی جانب سے تڑ کیسا طفل تو فی مجھی کر عطا اور تمام کی کنار میں نہ کو تیرم حضرت کو لیکر گو دین میں بی بی فخر کہ غریب کو گناہ گناہ بسوی شرق جانا تھا اگلی الکی وہ سب میں فخر اسی بہت ہو دینے تمام لی گام مگر کہ بسوی قوم غریب سحران کہا نہر دینا و سب جنوت کا آفتاب ایک میں میری قریب تو جو می ہر قسم اور لکھتی میں آپ جو جسے قانی کہ سب ہو گئیں وہاں کی کہہ بسوی شہر تھی میری بکریوں کی نسبت نہ تھی صبر میں کیا غذا کوئی اور کوئی نہ نہر حال پاک سی روشن ہوا ہم ان کو کوئی فراغ کا اوقات نہ تھی اتنی تھی جا کہ انی دینی اسی چہا کہہ دیا تھا وہ دین میں نہ تھی اور مرغ آسمان سے آتی تھی ہر طرا کیا کہا تھا تو کسی کی پانی کا روانہ نشاں حلیہ حدیث میں جناب خیر الہیہ علیہ السلام واقعہ از لطافت بسوی کہہ دے کہ شہان اس حضرت و کہہ دے باز یافتن عبد الملک اس حضرت راد وادی ہماہر ہر	خوش ہو گیا وہ کوئی روشی ہوا ابن نقد و عاصی اب ہو گیا ہوا سوی طبع و دینی و افاقہ چلا طائف کی بہت جگہ روانہ فدا ہوا تیری میں ہی نسیم کو نہ بہرے پرتا تھا جس کی میری روار کا قدم و شوار کا ہی بھی چلا تھا کہ کا چو سوچتا سی خبر و مگو یا نہیں اب بہت ہو دینے اسی کا اور دینے بان لکھی دینے سب جانا ہوا وہ عسیر ہوا و سب محن چو تھی نام کوئی تھیں بل بیان ہم حیرت سی کر تھی اسی میں نہ تھی بہر تھی ایجا چو تھی میں سب رہ تھی اتنی میری گھر میں نہ تھی جسے چو تھی کہ وہ دینے نہ تھی فرا تھی آپ دینے میں رام نہ تھی سوی حلیہ تھی اور ہر شہد ہم جاتی تھی اگلی وہ گریبان میں ہر پہ لے جاتا کہ طیب کیا ادا روانہ نشاں حلیہ حدیث میں جناب خیر الہیہ علیہ السلام واقعہ از لطافت بسوی کہہ دے کہ شہان اس حضرت و کہہ دے باز یافتن عبد الملک اس حضرت راد وادی ہماہر ہر	دیکھا تھا میں آپ کی کچھ دیکھا دولت ملی رعای غریبان ہو گئی رخت مجھی بھی سنہ خانوں کو مرکب میری سوار کیا پیر یا ہوا چو تھی تھیں تھیں تھیں تھیں سفر دینے خشک تھیں تھیں تھیں نام خدا تھا ہی کہہ تھی تھیں ہی پشت پر ہوا وہ دینے کو صحرای ممت تھیں تھیں تھیں ہی یہ رخصت پاک تر تھیں دینے کو گریبان میں تھیں پیشین میری گریبان میں تھیں کیوں میری میں تھیں تھیں برکت کا کوئی تھیں تھیں عاجت نہیں چو تھی تھیں خوش تھیں تھیں تھیں پرتی تھیں تھیں تھیں باقی تھیں تھیں تھیں احمد اور کسی تھیں تھیں اور لہر اوسکی گزرتی تھیں اور گزرتی تھیں تھیں چو تھیں تھیں تھیں پیشین تھیں تھیں تھیں شیخ حرم کعبہ کو تھیں تھیں
---	--	--	--

یہاں پر لکھا ہے کہ...

یہاں پر لکھا ہے کہ...

اگر چلی کا حضور کی جیت شور مولا چشنا حضور کا سبب ویا سرتا ای باعث سرور دل دید الفراق وا حسرتا که اب مرا یوسف تھا لا بیجا سرور سپردی سدا تھا کیا جا بگوئی در محبت کا جرا آتشانی این خاتون یار سا بر چندی مفارقت کی جیت گرا بطعی من آتی میں تو باک میں ای اویسی میں نہ کجی کی کی خطا حیرت موتی دیکھنی ہنسی لگا کر مکہ کو حیرت کیا دلیلیں ہا وہ در فی نقش پایا نشان قدم ما کبھی تھی میرے گہر امید کیا ہوا دوری بہت ہوں غسی لہر جو لہر وہ صاحبہ است اقبال کیا ہوا بہتی ہوں فلک آؤ کہیں پر چہ پیچم پوچھیں آہ یہ بر ہی لہر کا حال بولاکہ اسی حلیمہ سعیدہ کیا ہوا استان میں شہر رخ بیان فرم فرم گہر کی اوس سی تھی لگا پیر ہوا کہی لای جا میرے پر جلری آہ تو فی تو بہتہ حال مرا سر بسنا ایسی جہاں اسیہ کا نیست کنا اسلر کا وہ ماوراء کارتا	لکھنویں کیا حلیمہ کی حسرت کا جرا اگسوتی جاری لکھنویں دل افرا روح و روان مادر بخدیدہ الفراق اشوس میری گہری مراد لیا اکھونکا نور کہ کی ضیا تیرے مرنی سی کم نہیں ہی فرقت کا جرا یعنی خباب مرشد شاہ دوسرا پریش صدر کا جو ہوا ما جو ایں تو بیہ بیان سی کی سخا کہ نہیں کر کی غمت آتی میں تیری نیتا رخشہ ہوا بدین گئی ہوش سیر اگسوتی شک جاری ہو گئی آہ گرد و حرم بھی نہ غزال حرم ما ای آسمان تبا میرے رشید کیا ہوا بان ہی صفی تبا مرا مطلب کیا ہوا ای کوہ تو قبیس و العل کیا ہوا زفر نہ تبا کہان ہی مر چہ کرم افسوس کیا کہ لکھنی حیرت کی مال کیون و رہی ہی خیر تو ہی کہ جرا و شمن کو بھی نصیب نہ ہوا تم فراق رکھنی ہی حلیمہ لب کشف جرا کیا تو بر بندہ ہر نور فانی آہ سہی تو غدا جہاں لو عالم ہی بنا عبد الصمد حسین کا وہ نور نہ ما شوری و فانیں تیرے افاق کو گیا	روقی تہیں لکھنی کی روئی کبھی تہیں میری زیت آتش الفراق لہر و کبھی کبھی تہیں ہی فراق نور نظر کا سحر جل کا سیر سے دل لکھنی ہو رہی تھی ہی عاشق حلال دوری محو چینی شش سالہ حب ہوا وہ طبعی تھا لا چارہ طلبی کہ بدر و غم بول و براتی مجھ جیت ہی تھا کیا کو کبھی ہوں ان کہ وہ جان پوشیدہ چشم سی جوہر گل پر دورنی تاسمین شہ والاکا جرا بہت کبھی ہوتی تھی میں غم ای ارض نگاہی حرم رجا ای غروہ صاحبہ کم و جو کہان ای کعبہ ہی کہ ہر وہ مراقبہ نام افسوس کس سی پوچھو کہان ہوا رو ویکہ تھی ہر تھی تہیں کہان بولین کہستان سعیدت کفایت مجھ کو کچھ ہوا سوہا کی مان چوچ کیون آنسو تیری جاری ہوں لای آہ تو میری گلخدا کو پچھتا نہیں اکاہ ہو گا خوب مری غور ہو میں شام ہو کی لکھنی تھی و سکون آمار بر گزیدگی و رشید و غملا	اگر تامل بہار و جیت ہوا اسی قوت ان ذہن لکھنی الفراق شیخ فدا حلیمہ کی ہوں بار چشنا لکھنی کا غصہ کا ہوا لکھنی کہان تک میں حلیمہ کی کھان میں جلگی کی غم چینی آمار رشدا و سکی نمایاں ہوئی میرا ہی روانہ ہوئی جان حرم کر کی فراغ آتی ہوں باعیتا مرکب گہرا ہی راگب ہوا جان سج فراق میں عجب کج سخن ہوا بہت کی خدہ بھلی کی جیت وا حسرتا کہی تو کہی دھندلا تبا کہان ہی چشم و چراغ ہی تھی تاسنا مرا غم ہی کہان ی کرن تو تبا ہی کہان چھٹام کیا میں لکھنی جاوون ہی جیت اک و وہ پر سانی بلی بلو گیا یہ ماجرای صدقہ و فراق کا مکہ کو لکھنی تبا ہی یہستان چوچ لکھنی خفا قفس میں دالت تبا میری فنیہ لکھنی کو جیتا نہیں اوس ہاشمی زادی لکھنی آہ اور زبانی لکھنی تھی مسرت چوچ لکھنی کی صاف یہ تھی
--	---	--	---

لکھنی کا حضور کی جیت شور مولا
چشنا حضور کا سبب ویا سرتا
ای باعث سرور دل دید الفراق
وا حسرتا کہ اب مرا یوسف تھا
لا بیجا سرور سپردی سدا تھا
کیا جا بگوئی در محبت کا جرا
آتشانی این خاتون یار سا
بر چندی مفارقت کی جیت گرا
بطعی من آتی میں تو باک میں ای
اویسی میں نہ کجی کی کی خطا
حیرت موتی دیکھنی ہنسی لگا کر
مکہ کو حیرت کیا دلیلیں ہا وہ در
فی نقش پایا نشان قدم ما
کبھی تھی میرے گہر امید کیا ہوا
دوری بہت ہوں غسی لہر جو لہر
وہ صاحبہ است اقبال کیا ہوا
بہتی ہوں فلک آؤ کہیں پر چہ پیچم
پوچھیں آہ یہ بر ہی لہر کا حال
بولاکہ اسی حلیمہ سعیدہ کیا ہوا
استان میں شہر رخ بیان فرم فرم
گہر کی اوس سی تھی لگا پیر ہوا
کہی لای جا میرے پر جلری آہ
تو فی تو بہتہ حال مرا سر بسنا
ایسی جہاں اسیہ کا نیست کنا
اسلر کا وہ ماوراء کارتا

میر عرب کی سنگیہ آواز دواک	دوری تریش کر کی کریمان چاک	سمراہ اوکی جانب صحراروان	مشی غبار راہ پیر روان ہو
جوبای ماہ مطلبی سولسویں	ہرست کوہ درین پی تیجہ پیر	حل و حرم نین نینا پی تیجہ	لیکن اوہین ملاکین سید عرب
لاچار ہو کی جبہ پیر سید بونم	جد رسول پاک چلی جانب حرم	بیت خدائیں چاک زار پی تیجہ	رخ کر کی سوی کعبہ کر فی عا
اسی رب کا سا خد اوند بی نیا	مناجات عبد المطلب و حرم کعب		بند و لکا اپنی درویش میں پڑ
اک لفظ کن سی کوں مکان دیا	چاہی تو ایک دم میں سی ہر کشتی	اکدم میں تو زمین کو چاہی ہمار	محتاج کو امیر غنی کو لکھ کرے
دو میں کرم سی مردہ صلیبی	دو میں کرم سی مردہ صلیبی	ای تہجی ہا پی دیکھ یعقوب بی	یوسف کا تو ہی چاہے ملا میں
تیری ہی لطف ہی تو چاہی	تیری ہی لطف ہی تو چاہی	کس سی تیرا حمد کروں کا ست	یونس کو تو ہی طبع ہی کی دیتی
نور نظری او سکویا تو ہی کامیاب	نور نظری او سکویا تو ہی کامیاب	اپنی خلیل پاک پر سی ہر کار	فرمانی توئی تیشہ نورد اللہ
کیش خبان خیم کی بدلی مین	کیش خبان خیم کی بدلی مین	مریم کو تیری کھری مائل طفل حسین	عیسے تری کرم سی ہوا آسمان
یعنی احمد عربی سا پیر دیا	یعنی احمد عربی سا پیر دیا	وہ فضل اولین تہا مری بکار	اب پر میں یہ چون تیرا امیر
فرما کہان گیا وہ مرا زین پیر	فرما کہان گیا وہ مرا زین پیر	دلکی مری مراد پر اپنی کرم سی	یارب مراد یہ وقت گم گشت پیر
ناگاہ آئی باقت غیبی کی پیدا	ناگاہ آئی باقت غیبی کی پیدا	ای عبد مطلب نکر اب نالہ دیکھا	تیرا سپہ سحر دست ہی غم کھا
سوی تہا تہجہ لیکھا پیر ترا	سوی تہا تہجہ لیکھا پیر ترا	نیز دخت موزعہ حث سرف	میشا ہی تیری گہ کا اولا کا نو
اور عبد مطلب کی چلی ساتھ باطن	اور عبد مطلب کی چلی ساتھ باطن	ایا سوی تمامہ جوہ تجویش	دیکھا کہ آپ بی بی ہن جبر
پوچھا بہت ادب سی کہ نہ انت غلام	پوچھا بہت ادب سی کہ نہ انت غلام	فرمایا میں خلاصہ آل زار میں	عبد اللہ فوج کا شمع فراوان
میں عبد مطلب کی سپہ کلاموں	میں عبد مطلب کی سپہ کلاموں	میں ہون خباب آمنہ کا مرقہ القوا	میں ہون محمد عربی ہاشمی
جد رسول پاک بہت کی شادان	جد رسول پاک بہت کی شادان	سپہ تو شک جاق عالم او کیا	پہنچت ل کو اپنی لیا کو دینا
بوسہ جین پیر دیکھ امار و خاق	بوسہ جین پیر دیکھ امار و خاق	مرکب لپٹی اکی ٹہا کر بوشان	سوی خباب آمنہ خاتون بی
ماہ عرب کو دخل میتا شرف کیا	ماہ عرب کو دخل میتا شرف کیا	جب آمنہ کا دیدہ دول شاد کیا	گہ عبد مطلب کا پیرا دیکھا
مال و زر اور درہم و دینا بی قیا	مال و زر اور درہم و دینا بی قیا	لیکھو مال شکر سی ہنمہ زن	اور داسی پیر و اندہ بسوی
پیدہ ہی ایک با حلیہ بزم و نشان	پیدہ ہی ایک با حلیہ بزم و نشان	لائی تہن ماہ مطلبی کو سوی جم	پر لیکھ پیر اجازت جد شہنم
دو سال او سکے گہ میں با پڑا	دو سال او سکے گہ میں با پڑا	اندیشہ اکی بار کچھ سطر کھا ہوا	لا کر سپہ و آمنہ خاتون کو دیا
خاتمہ در مناجات		ہر وقت میر گلان میں آتی صیدا	سوق کا وقت ہی تجھی کڑا ہو گدا
صل علی کی آتی ہی ہر تہ صیدا	صل علی کی آتی ہی ہر تہ صیدا	کری دعا خدا ہی مجھ و فرقی	مقبول ہی حضور میں میشتا
اب کی گاہی مالک لی جو کچھ ہی عدا	اب کی گاہی مالک لی جو کچھ ہی عدا		ہو جانگی قبول اگر انکستی غی

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰

کافی بی تپس پر دنی چسپ کج بین دی سما یی مری لیس کس کلیدین مری این دی کینا کی دروغ کل تر تو لکین قد کو سیر افسایه لکی تو کوی قصه مجنون میل ہی اگر محفل تر تو میں کیا ان تو کس کی کلام مریں جوار داتا گیاں دی آنکھ سپی شاغ جہان لایم ہی کہ شریں محمد خدا آکاہ مری قلب سی مری مری بہنا مریں جن مریں کینا سودا ہی مری مری مری مری برجہ کرنا مری مری مری اب در محبت فی کیا نک پیر برنھن مراد ہوا جانی مری یکدی کی کو کس کو کوی مری بتلائی کی کا کس مری مری کو مریں جن جن کی ہوا مری یاد مری مری مری مری طبع مری مری مری مری دروغی وہ تھہ جکی نمایین مری شیخ مری مری مری مری بند مری مری مری مری کے دیکیا مری مری مری بولامری مری مری مری	گردل میں ہی دوستی عمر طبر اک جوش ہی مری مری مری تعدو خیالی کی صفت مری مری اکو نکو جو کس تو کمان مری پر دانی کو لکت مری مری مری قر کو مری مری مری مری کی شاعری کی مری مری مری فی کل نگلستان مری مری یار زہد نعت رسول مری بہنا مریں کی مری مری مری یاد آگیا مری مری مری کدو نگا سیرا مری مری چوئی مری مری مری مری افوا مری مری مری مری کج مری مری مری مری نرنگا مری مری مری مری بان مری مری مری مری میں بندہ عاصی مری مری کھتا مری مری مری مری تاج مری مری مری مری میر فاکھل مری مری مری فرزند مری مری مری مری معلوم مری مری مری مری علیہ مری مری مری مری تی قبلہ عالم مری مری	الہ لکھ نہ کہ سچ جسک اگلا لیلی کا فسانہ مری مری مکرتی میں کجی لکھ کجی مری کہ نہ لکھ مری مری مری انصاف مری مری مری مری مجنون مری مری مری مری سیجا کل مری مری مری برن دق مری مری مری بیرون تو سر پرہ امرار حد حاشا مری مری مری مری دل مری مری مری مری پیر مری مری مری مری تاریست مری مری مری چچین مری مری مری مری کس مری مری مری مری نعت مری مری مری مری پرودہ مری مری مری پرودہ مری مری مری یار مری مری مری مری صد مری مری مری مری کرتا مری مری مری مری سلطان مری مری مری کرتی مری مری مری مری تہا مری مری مری مری اسی مری مری مری مری راوی مری مری مری مری	سوجا سنی ہی قزاق رہ سچ بہنا مریں کی دلو سچ و کس کہ مری مری مری مری الفت مری مری مری مری کیا مری مری مری مری فرقا مری مری مری مری کجا مری مری مری مری وہ مری مری مری مری یا مری مری مری مری ناخن مری مری مری مری کج مری مری مری مری مربوب مری مری مری مری یار مری مری مری مری دلیں مری مری مری مری یہ مری مری مری مری بندگی مری مری مری مری سب قبلہ عالم کی مری مجاہد مری مری مری مری صد مری مری مری مری کرتا مری مری مری مری سلطان مری مری مری کرتی مری مری مری مری تہا مری مری مری مری اسی مری مری مری مری راوی مری مری مری مری
---	--	---	--

کافی بی تپس پر دنی چسپ
کج بین دی سما یی مری لیس
کس کلیدین مری این دی کینا کی
دروغ کل تر تو لکین قد کو سیر
افسایه لکی تو کوی قصه مجنون
میل ہی اگر محفل تر تو میں کیا
ان تو کس کی کلام مریں جوار داتا
گیاں دی آنکھ سپی شاغ جہان
لایم ہی کہ شریں محمد خدا
آکاہ مری قلب سی مری مری
بہنا مریں جن مریں کینا
سودا ہی مری مری مری مری
برجہ کرنا مری مری مری
اب در محبت فی کیا نک پیر
برنھن مراد ہوا جانی مری
یکدی کی کو کس کو کوی مری
بتلائی کی کا کس مری مری
کو مریں جن جن کی ہوا مری
یاد مری مری مری مری
طبع مری مری مری مری
دروغی وہ تھہ جکی نمایین مری
شیخ مری مری مری مری
بند مری مری مری مری
کے دیکیا مری مری مری
بولامری مری مری مری

گردل میں ہی دوستی عمر طبر
اک جوش ہی مری مری مری
تعدو خیالی کی صفت مری مری
اکو نکو جو کس تو کمان مری
پر دانی کو لکت مری مری مری
قر کو مری مری مری مری
کی شاعری کی مری مری مری
فی کل نگلستان مری مری
یار زہد نعت رسول مری
بہنا مریں کی مری مری مری
یاد آگیا مری مری مری
کدو نگا سیرا مری مری
چوئی مری مری مری مری
افوا مری مری مری مری
کج مری مری مری مری
نرنگا مری مری مری مری
بان مری مری مری مری
میں بندہ عاصی مری مری
کھتا مری مری مری مری
تاج مری مری مری مری
میر فاکھل مری مری مری
فرزند مری مری مری مری
معلوم مری مری مری مری
علیہ مری مری مری مری
تی قبلہ عالم مری مری

الہ لکھ نہ کہ سچ جسک اگلا
لیلی کا فسانہ مری مری
مکرتی میں کجی لکھ کجی مری
کہ نہ لکھ مری مری مری
انصاف مری مری مری مری
مجنون مری مری مری مری
سیجا کل مری مری مری
برن دق مری مری مری
بیرون تو سر پرہ امرار حد
حاشا مری مری مری مری
دل مری مری مری مری
پیر مری مری مری مری
تاریست مری مری مری
چچین مری مری مری مری
کس مری مری مری مری
نعت مری مری مری مری
پرودہ مری مری مری
پرودہ مری مری مری
یار مری مری مری مری
صد مری مری مری مری
کرتا مری مری مری مری
سلطان مری مری مری
کرتی مری مری مری مری
تہا مری مری مری مری
اسی مری مری مری مری
راوی مری مری مری مری

نور رخ انور کی سجدے کو چو
 پر لاکه ترقی پر اگر نور قر آستے
 کہوں جو رخ پاک کی میں نور عالم
 کر تا ہوں اس جلال کی تفصیل آگاہ
 شمع شاد و خیابان ریاض ازلی تھا
 سیر تہ نشہ والا کہ سر صمدی تھا
 تیار افق جو چو تاج خارج پاک عالم
 مضبوطی کے مہمصلہ لیل عیان ہو
 دوزخ کی کراچی تھی شام نشہ ابرا
 اوس قی مبارک دے گیسوی مسلسل
 رنج و دل عاشق شیدا نہیں کہی
 وہ رنگ کہ اک نور کا عالم تہا پاک
 قرآن ہی اگر نور تودہ نور کی تھی
 ابروی مقوس میں ہی حسن تھا
 ابرو میں نہ اون نوکی اک کی تھی
 اچھڑم مبارک کا بھی کچھ رنگ کہا
 قرانی بین یوں حلیہ اقدس بین
 بہت سی مبارک لگیں عین بین
 تما بین اقدس چھب جس عالم
 تہا روی مبارک مجاس کا جلوہ
 ہر شمس اس کی غرض ناکی قسم ہے
 و انجم ہی قرآن میں تہا ہی وزن
 اندر ہی انرا شمس حسن شہ لا
 سینہ سے خطا سوتا کچھ تابست
 تھی حلال الخلق و تہا و شمس عالم

اک شمشہ ہی یہ ماہ شب پر دم کو
 نور رخ انور کی ملاحت کو کہاں
 صفحہ یہ عیان نہ ہو طبع عالم
 یعنی تہا میا نہ دراز اور نہ کوتاہ
 قامت تہا کہ سر چمن لم تری تھا
 گنجینہ اسرار بہان احدی تھا
 انداز کی سانسہ اوس میں جو اک تہا
 ہر شمع من قرآن کی تفسیر بیان ہو
 ہوا خطا بار یک تہا اک سر نہوا
 کس در بطافت میں ہی شمس تہا
 یا سلسلہ عرش معلی انہیں کہی
 گلزار گل اندام و مومن ہی وین
 اور خط چمن سورہ شمس کی تہا
 تھی عاشق شیدا کی محراب عبادت
 ماند خطا شاعری تھی وہ گویا
 گوراوی دل کی کیا ترک مضمون
 یعنی شدہ والا تھی ششم نہایت
 صدقی نہیں لکھو پتہ قرآن کریم
 انوار رخ پاک سی اک نور تہا ہم
 جسطرحی ہوا وہ کی طراف میں
 یا برو وین ہی ہی ویا نون ظلم ہی
 تاری تھی جبری منین بجای روزگار
 تہا حسن مہ چار دم سی مہی بالا
 اور گردن اقدس کو یہ فرا گیا تھا
 ہر غصہ بدن حسن مہی بو طہ تہا ہم

اندر ہی تابندگی روی مہر
 کسطح لکھو نہیں جفت روی تہا
 سوزن تہا عجب قامت سیاط عالم
 تھی اوس میں قسط کی سحالی عجب تہا
 سایہ کی ہنوی میں ہو تی رفیر پیدا
 انوار جمال ازلی اوس سی نمودا
 ہر شمع خلی عیان سنبل گلزار
 سردار دو عالم کی عجب مال تھی جہر
 انداز سی تہا ہی لکھی مہی سارک
 تھی کاکل مشکین فیض رخ باہا
 و الفجر فیضی رخ انور کی قسم ہی
 تابان وہ جبین چاندی پر نور تہا
 تھی خط شاعری ہی لکھی اوس میں
 تھی مثل کمان خم و بار یک طول
 غصہ میں جراتی تھی مہی حمت عالم
 پر شیر خدا ابن عم سید فخر تہا
 تہا اوسکی سفید میں سانی کج جو عالم
 قوسین ہی ابروی مبارک کلمت
 ہوتا تہا گمان گرچہ بلند کاسر
 قرآن کی طرح نور ہی ہی رخ آہستہ
 اندر ہی طہیر رخ سید لولاک
 راوی نی لکھا ہی کہ وہ بھری تہا
 و ذان مبارک تھی سب سہیں کشا
 گیا گردن پر نور رسول مذہبی
 تہا سید اقدس موعود یغیا وین

راوی نی ہی لکھو کھیا او کو
 یا تابین جس تکلی منشا کیسیا
 مروج علی طول تہا شمس تہا
 تہا گلشن تقدیس کا وہ سرور تہا
 تہا طر حذامت شام نشہ و
 تھی مہوت تھی لکھی اوس میں
 نقطہ مری صفحہ یہی نا تہا
 فی سبطہ نہ غول نہ او کھی مہی
 لکھا ہی تھی تھی مہی لکھی لکھی
 مہتاب شب قدر وین تھی باہا
 و لیل اوس زلف مہی قسم ہی
 اسرار طوافت میں مہی نور تہا
 اندر تھی نور یہ اوس کی مشکوہ
 ہر جلی طوافت میں بلال شہ لا
 نور الا غصہ وہ چکا تھی ہی ہم
 سولای تہا ان روش خلق تہا
 کیا لیل تہا اوسکی خطا لکھیں ہم
 ہزار غ بھری انہیں شہر کی حکایت
 پرتی وہ حقیقت میں شمع رخ انور
 کر لکھیں ہی تہا ابروی مقوس
 ہی سورہ صافات اوسکی لیل خطا
 تھی حسن ملاحت میں عجب طلع نور
 تہا میں تھی عقد ریاسی نہوا
 شفا فی الکاس مہی گردن کی تہا
 ابر شمس اک تہا صفحہ مہر



ہی نیست نام نہ نزدیک آئی طبع بلند و فکر والا کیون سرو ہی طرز گرم خوشی اشقہ و ماغ کیون ہوا تو کیون تجھ کو سخن فراموشی ہے دل اجہ بین الہین ہین کر سنی سی دور سج و ظم کو وہ خامہ کہ جب کو توئی یا کر وہ خامہ کہ جب سی توئی یا کر جو باعث فخر و اعتدا ہی لکھنا اوس خامہ کی شنا کا کہ آسان ہی خوش قیاس طوبی گل بانگی خاک ہی او کا جو گل ہو تو نہار و اناع کا تو راج کا جہین ہو و دم بند	اور نعت ہی جرن و انان تہ قلم مثنوی و تحفہ کلک شیر علی سا کہنا الصلوہ و السلام زیندہ ہی کب تجھی خموشے حیرت زدہ کیون ہی سر زانو کیون آئی پسند خاشی ہے اجاب یہ منظر ہین کب لی مایہین عرسہ بین قلم کو کہا ہی بنگ جان بچا کر اسکو عین اوسے نگاہ رکھا سہ کا سی جو قلم ملا ہے مقدور بشیر نہیں ہی اصلا ہی کندہ فائز اشوس طوبی خامیکا تو نکلین جد ہے اس شاخ قلم سی باغ لکھنا لیا اوسکی شنا کری قلم بند	کرتا ہی قلم حسن نیت کیون بند ہی طبع کی روانے تیرا یہ سکوت ہی بہت شاق مست ہی عشق جمع ہین سب ہی رونق بزم تیری دم سے وہ کلک بدیع نکتہ سپہا سینے کو شکاف دیکھی تہاں زوار در رسول خوش خو خامہ ہی کہ شاخ نور ہی وہ شاخ طوبی جو اوسکو لکھین گو کہی شاخ گل ہی ہر گ ہی گل کا کچہ اور ہی قرینہ انسان کی طرح قلم ہے کیا کلک قدرت کا آشنا ہے	و صفحہ صحابہ مع ثمرت و ہی لفظ سچ نکتہ پیرا کہول اب و رخنہ معائے سیل سخن ہین تیری شاق زینا نہیں خامشی تجھے اب بدونقہ سہانی قلم سے شرمندہ ہی جس سی شاخ طوبی جسکے خاطر کیا تسلدا ان لایا شرب سی اوس قلم کو انعام در حضور سے وہ اسمین ہی نہار و اناع لکھین یہ اڑہ شکوفہ ہی نیاز گ خامی کی ہی گل زمین پرینہ ہی اپنی شادہ آپ لکھتا وہ لوح پر بد تو ان رہا ہے
--	---	---	--

ترب و رکاء دل کئے راہ	آیا نہ کام کے لئے مع امت	دل ہو گیا مائل عبادت	حضرت کو پسند آئی نہ ملت
تو ہی الفت رہا ساسی	بس رہ گیا وسطہ خدای	کیا جانیں کیا یہ ماجرا تھا	یہاں راز و نیاز ہی جدا تھا
بہشتی ہی اسل غلام تو تھا	گہ جی شاہ رسل ہی چھوٹا	کے میں تھا ایک کوہ پر نور	تو تار شک وہ تجھے طور
شہ بہ جو بہ نہ ہو کا	سہی نام جی کوہ نور اور کا	دامان میں کوہ کی تما اک غا	ہیہ ان سینہ اہل بن پر نور
اوس غام میں جا کی شاہ لا	مہو تی مہو مہو مہو	تھی چاکشی اوس ہی مہو	رہتی تھی ہینوں آپ شغول
کہ یاد خدا میں تیار سے	انہ مالہ تباہ ہونکبار سے	کہ انکو حال حق کی طاب	کہ ذکر جلی گئی مر قتب
کر کر قی عیان کہی نہانی	وکر تجھے کہ لسان سے	اب غفل کی ہر پر نہایت	کہ وہ جن جنت کی عبادت
اوس ہی نہایت کاو آتے	اب لعلی کہ کوہ کر سے	بازار نہایتی نہایتی	اہل علی اہل مہم لطف
نہ تھی نہ امامت تسلیم	قیسی آتی تھی نہ تسلیم	بنیادی الہیہ نہایتی	صحوالی ہو ایسند آتی
کہ نوہ کنان شہ قی ہیں	مہو تی بالائی کوہ ساکن	ایسا برفہ کوہ پر سے	جہیل میں تھی یون سات
اسی تہ ج احاطہ لگاتے	اسی مہو سنیر کہ بایست	اسی ست حط الزم ملت	اسی رونق حسن سالت
پہن جو بس اسے زیادہ	اقبال ہی پیش پایا تاد	رہ ذوق پافہ نوبت	مہو لسی المی ہونی ہی دولت
تھا غا چرا کا حب ایہ	دستور حقو کا رہا یہ	مہو تی اہانکی جب نہایت	آتی وہ سہ امین حضرت
تمام طعام تو رشتہ نہ	جہ کچھ کر قی حقو ارشاد	خانہ ان جہان خدیجہ بانو	کہ ایک سامان بطاریکام
لڑن جہ نہ تاد والا	لیتے پتہ پتہ اوجھ	نما د اس کے سمت جاتے	پہ آپ و اتھی مین تاد
پہ جہو ہی وہی عبادت	سب غیب کی یہ وہی ہشت	مہو تاد ہی نہ مطلع ست	موجہ وہو وہ وقت آکے
زقبال فی نیکہ نہ کویا	اسلام کا بس زمانہ آیا	تھی سب عمارت الی اند	دستہ رقی ہم پر عیب
بابہ شہ جہاں ابرا	وہلما نا کاہ بر لب غا	ان تھو مہو بجلوہ و ما	انوار میں غنی ہی سہا
غفلت و سکی ذوقین کی	صورت تباہی فرس جان ہی	وہ نو باو میں و سلی ہی فوق	ال جانب غلبک سو ہی شوق
نورج ہی وہ او جالا	رہشیں ہی تمام کوہ جھوٹا	پہلا ہی وہ دشت و میں توجہ	شہ نہ وہی یہ ہی مہر کی شوق
عالم ہی ضیائی سکی روشن	صحو ہی تمام دشت امین	جی نو تھنیت میں دماز	تسلیم کی وہی باہی آواز
بالطف تمام سو ہی حضرت	رہا ہوا آیا وہ تھیت	نیز نام نیا نطر جو آیا	کہہ کی حضور نے یہ چاہا
پہ جاتی جلد جانب نہا	کہلتا نہیں کچھ یہ کیا ہی سرا	وہ ہرہ لی صدایہ کوئی ناٹا	حیرت ہی عیش تھی وہی جاہ
سبح فضائی نہ بلق سونا	میں موع تھو سول حق ہونا	لہر آتی ہیں کیوں نہ دینا	ایا ہوں تہمت نہ تھنا
سہی پاس رہی بغزت و شہ	تیری ایہی خاص حق کا نہ ٹا	قدرت کی فکر تھی وہ لکھت	عنوان کتاب کہ باہت

یہاں راز و نیاز ہی جدا تھا
تو تار شک وہ تجھے طور
ہیہ ان سینہ اہل بن پر نور
رہتی تھی ہینوں آپ شغول
کہ ذکر جلی گئی مر قتب
کہ وہ جن جنت کی عبادت
اہل علی اہل مہم لطف
صحوالی ہو ایسند آتی
جہیل میں تھی یون سات
اسی رونق حسن سالت
مہو لسی المی ہونی ہی دولت
آتی وہ سہ امین حضرت
کہ ایک سامان بطاریکام
پہ آپ و اتھی مین تاد
موجہ وہو وہ وقت آکے
دستہ رقی ہم پر عیب
انوار میں غنی ہی سہا
ال جانب غلبک سو ہی شوق
شہ نہ وہی یہ ہی مہر کی شوق
تسلیم کی وہی باہی آواز
کہہ کی حضور نے یہ چاہا
حیرت ہی عیش تھی وہی جاہ
ایا ہوں تہمت نہ تھنا
عنوان کتاب کہ باہت

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ
 حضرت جبریل علیہ السلام کی خدمت میں
 حاضر ہوئے اور ان سے روایت کی کہ
 میں نے اپنے آپ کو دیکھا کہ میں
 اپنے رب کے پاس گیا اور وہ فرمایا
 کہ میں نے تجھے اپنا پیارا بن لیا ہے
 اور تجھے اپنا پیارا بن لیا ہے

اللہ اکبر

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ
 حضرت جبریل علیہ السلام کی خدمت میں
 حاضر ہوئے اور ان سے روایت کی کہ
 میں نے اپنے آپ کو دیکھا کہ میں
 اپنے رب کے پاس گیا اور وہ فرمایا
 کہ میں نے تجھے اپنا پیارا بن لیا ہے
 اور تجھے اپنا پیارا بن لیا ہے

پہر چہ بین جلد ہاتھ ڈالا نور قرآن کا تادہ مشکہ اب دیر نہ بیکیجے خدا را انہی مومن لکھانہ کچہ پڑھا مومن پہر آپ فی اونسہ حضرت کی قوت مئی سینی میں لگایا انوار مئی ہر دیا جو سینہ اور ازل میں جو نور قرآن حضرت فی پڑھا خطاب ملک یہ فاشخہ کتاب حق تھا جبریل امین نے پہنہل کر انداز وضع کا سب بتا کر تبلیغ کا حق تمام کر کے راوی فی جو یان خبر لکھی ہے چہائی جو خدا کی دل میں بیت باتا بتا تمام سینہ و دل کی فضل خدا فی رہمونه حضرت کو بساط پر لگایا لرزہ تھا حضور کے بدن میں لرزہ بھی ہوا بدن ہی نائل سردی گئی شاہ بحر و بر سے جلوہ تہا یہ روی شاہ دین کا اوبایا کہ مومنین غرق حیرت سختہ یہاں خدیجہ خاتون معبود بحق ہی رہتہ عالم	شفقہ وہ حیرت کا نکالا یا تو فی خطا سی لکھی آیات پڑھتی اسکو رسول والا مطلق نہیں حیرت اشتہا ہون تکرار یہ مین بار گزر سے اور خوب سا آپ کو دیا ہر عضو میں آگیا پسینہ پہر سامنی لاکی حق کا فرمان فیض اقرار باسم ربک قرآن کا یہ اولین سبق تھا مارا اک پاشتنہ زمین پر شفعہ ہی نماز کا پڑھا کر حریت کرنا حضور علیہ السلام کا غار یونان عناق نامہ کی ہے تپ آپ کو ہر چہ بشت اوس راہ کو طی کیا بیشکل کہتی موی آئی زلمونے بہاری کسی چہرہ کو اور لیا رعشہ تھا پڑا تمام تن میں اور ولین ہوا سکینہ دخل اب بر زمین اتواری سر سے شرمندہ تھا چاند چودھویں کا طاری ہی عجیب مجھ چالت بولیں کہ ہنودین آپ مجھوں آپ اوسکی رسول ہیں مکر م	تعبہ حسین لعل و گوہر حضرت کی قریب اوسکو لاکر فرمایا نبی فی کیا ہیں مومنین جبریل نے پہر کہا مکر جبریل فی جب سخی یگفتا حضرت کو دیا فشاں ریا ترتیل کی قوت اومین ہر کی عرض کہ امی رسول عالم مالم لعل ملک تیر یا سب کر لی جو رسول دین فی قرات چشمہ پانی کا دان بہایا دکھائی نبی کو اپنی صورت جبریل تو پہونچی آسمان پر رخ زرد تھا اور جسم والا طے سو گئی اس طریق سی راہ حال آپ کا دیکھو درگوں کو جسم پہ تھا لحاف بہا ہے کچھ دیر تک رہی یہ حالت جاننا ہا خوف آئی تسکین چادر سی رخ جناب نکلا پاسل نبی حسیجہ کو ہا کر آسان نہیں سخت ہی مشکل اب کبھی شکر فضل داوہ پائی مومن حضور مین جو عادت	تا بندہ بشکل مہر انور کی عرض حضور کو ہا کر میں تو نہیں کچہ پڑھا لکھانہ پڑھتی تو اسی حبیب اور بس دوزخ کی شاہ مین کی کیا گہرا گئی اور دل بہرایا اکل مین شرح صدر کر کے پڑھتی صحیفہ مکرم پہلا تہا ہی صحیفہ رب سینے مین سمائی اوسکی شکست بحر قدرت مین خوش لیا پہر قد کی دکھائی اوسکی عظمت رضعت ہوئی بس سلام کر کے اور گہر کی طرف چلی تیر لرز کی تعب مئی کا پتا تھا پہونچا دولت سر امین شاہ گہرا مین بہت خدیجہ خاتون لیکن نہ گئی وہ پتھار سے ٹھہری پہر خیر مئی طبیعت اوسکی بستر مئی قبلہ دین دن ہو گیا آفتاب نکلا کیفیت غارب شفا کر ہی خوف خدا ہی بل ہا بل آج آپ نبی موی مقرر یہ مین ہمہ کی آیات
---	---	---	--

محتاج و یتیم اور گدا پر	ہیں آپ مدام سایہ ستر	مہسایہ ہیں یا کہ اقدار ہیں	حق سب کی حضور سی اور ہیں
بیوہ مفلس غریب و مسکین	سبکی کرتی ہیں آپ تسکین	موصوف جواس صفات کا ہو	کیونکر وہ بلا میں مبتلا ہو
فی من نہ یہ سایہ پری ہا	خالق کی یہ سایہ ستری ہا	بندہ جو امین و پارسا ہو	وہ لائق منصب ہدی ہو
سنگریہ بیان بانوی دین	آئی حضرت کی دل میں تسکین	یہ قول خدیجہ خوش دل داتا	تجویر حسیح ہی قیاسات
ہیں سب یہ دلیل ہوشمند	آثار کمال ارجند سے	ورقہ نونل کا جو پسرتا	پیر مرناض و خوش ہیرتا
توریت زبانہ سرسبز ہے	علم انجیل کی خبر تہے	تھا علم و مہر میں مرداوستا	بہائی تھا خدیجہ کا چچا زہم
خدمت میں خدیجہ او کی آئین	حضرت کو ہی ساتھ اپنی لائین	جو ساتھ آپ پر تھا گذرا	ورقہ کو وہ سرسبز سنایا
احوال رسول حق کا سنگر	بولان خوش موی وہ مخنور	لو آپ موی نبی و حجابا	خالق کی رسول بارک اہد
پائی اب بن حق فی زمین	بس آپ ہیں خاتم النبیین	عالم ہوا خشت نہ کہ سی پاک	بیشک حضرت ہیں شاہ لہاک
بین شہر کسی و سرسبز ہون	ایمان آنا میں آپ پر ہون	سعدہ و خدای ذوالکرم ہے	تو اوسکار رسول مہم ہے
ورقہ سی کھلا جوصاف طلب	ایقان خدیجہ پڑ گیا اب	بس و انسی حضور موی کی خست	داخل موی گہر میں باہرست
تصدیق سی غامی عیان ہے	بیان میان حضرت صدیق	اکبر حضرت علی رضی اللہ عنہما	صدیق و علی ملی داستان ہے
لکھون حال علی و صدیق	موجہ سی قلم ہی کریم تحقیق	خامہ کیا صاف لکھ رہا ہے	پتھر راوی سی جوسا ہے
راج صدیق و وصف حیدر	لکھنے سی ہیں کو یہ دونو باہر	سمجھا ہون جو ذکر انکا طاعت	حاصل کرتا ہون یہ سعادت
یہ امر ہی جیون تحسہ ہو ہا	دونو کی نہیں جواب پیدا	اک مہر منہ امتا ہے	اک نہ برج اقصا ہے
ہی ایک جوصدر اہل میان	تو ایک ہی فخر اہل سفان	اک رونق نرم تشناتی	اک سید انبیا کا بہائی
اک یار حبیب کبریا ہے	اک سہر کمال مصطفیٰ ہے	اک مخلص و نسیں مہر	فرزند ہی ایک اور برادر
اک بحر ہدی کا آشناب	اک کشتی امین کا نا خدا ہے	دریا ہی کریم کا ایک گوہر	ہی برج سخا کا ایک اختر
اک مبیل شاخار عوفان	اک زیب دہ ہمار عوفان	اک دین کی فلک کا قطب عظم	اک بیشہ لافقی کا ضعیف
اک شاہ سیرتانی آئین	اک وارث علم شاہ دارین	اسلام کا ایک رکن برتر	تو ایک ہی شہر علی کا در
اک صاحب آیت سکینہ	ہی خاتم دین کا انکمینہ	اک بندہ جمیع اصفیا ہی	اک خیر ذیل اولیا ہے
گر ایک ہی کو کب ہدایت	تو ایک ہی نیہ و لایت	دونو ہیں خلیفہ جمیب	اول آخر کی زیب یکتا ہے
اک فاتح باب ابتلا ہے	اک خاتم مذہب ہدی ہے	دونو کی دلاسی جیت دامن	یہ تاجی ہی موی تناخا
دونو کی جو کلمہ رہا ہی جوت	سہر دونو جہان کی ہی جوت	دونو کی سنا کا جو مرا ہے	دونو کا تہنسی ٹوٹا ہے
دونو کی ولایت ہی جو کیتا	دونو کو ہی ایک ہی جوت	یک رنگی ہی شان کبریا ہے	ایک لہجہ ہی دہی زمین سما ہے

جیون شمع جدا جدا ہیں	ہر ایک ہی لو میں ہیں یہ روشن	جیون شیر و شکر میں گرجو شین	قالب وہیں ایک ہی جان
اسی بار خدا و رب داد	دو نو کی دلا بھی عطیہ کر	دل میں صدیق کے دلا ہوا	اور سینی میں حب تمنا ہوا
دو نو کی طفیل سے ضایا	غرت مری دو جہان میں کہنا	ہاں روک زبان دہ کی ہی جا	کتاب بہت ہو یہ سچا
بس مچ چکی طبع آزمائی	دیکھی تری قلب کی صفائی	عرض مطلب میں اب نہ کر	شہزاد قلم کی بس نشان چہر
دن ہو گیا اور رسول اہل	نکلے دولت سرا سے باہر	اس قصہ پہ کلی گہری حضرت	صدیق سی کہی یہ حکایت
کو بھی راز دل سے گاہ	نی آپ فی اذ کی گہر کے پرہ	بچپن سی وہ مونس نبی تھا	باہم رابطہ لگانے تھا
یا صحبت فیتق و ہمدم	ہر راز سی شاہ دین کی محرم	اس درجہ بڑھی تھی شنائی	ہوتی ہی تھی کہی جدائی
جس سمت شہر مل نکلتے	یہ سایہ کی طرح ساتھ چلتے	تھی ظل خدا رسول دلا	یہ سایہ تماشہ دوسرا کا
ہوتا سایہ سب کے کیونکر	صدیق تناسیہ پیہر	وہ ذات تھی پر تو خدا کا	یہ سایہ تھا ظل کبریا کا
یا شہر عالم او سکوپا کر	حق کہتا ہے صاحب پیہر	القصہ رسول ہر دو عالم	جاتی تھی بسوی بارہم
جذب باطن ہوا موافق	رستی میں ملا وہ یا صداق	جیون آپ سی ہو گیا مقابل	خزینہ الفت سی بل گیا دل
حضرت کو جو سامنی سی دیکھا	تسلیم کو جبک گیا وہ شیدا	کی عرض کہ اسی حضور دلا	میں خدمت پاک میں چلا تھا
فرمایا تھی فی اہی خدا نے	یاں شوق فی کی ہی پیشوا	بیٹھے یہ کہکے قبلہ دین	فرمان کی بہت سی او کی تسکین
احوال نہان و آشکارا	صدیق کو آپ فی سنایا	وہ غار حرا کی سب حکایت	وہ حال نشان اور وہ وقتا
جبریل کا وہ لپٹ کے ملنا	وہ خوف خدا سی دل کا ملنا	وہ عرض خدیجہ خوش آئین	ایمان و توحید کا اور وہ تسکین
صدیق تقی فی با سرت	سنتے ہی یہ فردہ و بشارت	انگوں سی بہا یا اپنے دریا	سجرا القیام میں جو شش آیا
بوسہ دیا دست شاہ دین پر	پہر سی ہمیں جہک گیا زمین پر	کی عرض کہ دیتا ہوں گواہی	موجود بحق ہی تو الہی
ہی کوئی نہیں شریک تیرا	اول آخر میں تو ہی ہوگا	اور ہی یہ رسول و قبلہ دین	میشاک ہی یہ خاتم النبیین
ایمان لایا میں دل سی اسکا	تو رب ہی یہ ہی رسول تیرا	مازل ہوا جو صحیفہ اس پر	موتوں ہوں میں بکار دنیا
ہی اس پہ وہ سب خطاب بحق	مازل ہوئی جو کتاب بحق	کی اوسنی جو شاہ دین تصدیق	خالق سی ملا خطاب صدیق
پہر اوسنی یہ عرض کی کہ شاما	تہا شکو میں اپنے گہر میں تہا	دیکھا ناگاہ میں فی یہ خواب	موجود ہی میری گہر میں تہا
کا شانہ نور گہر ہے سارا	پہلا نور قمر ہے سارا	ہی عکس فلک جواہر انور	روشن ہی تمام بام اور
دیکھا تہا جو شب کو میں نے رویا	اب صبح کو خواب سی جواہر	اس قصہ پہ اسی رسول دلا	خدمت میں حضور کی چلا تھا
حضرت سی گردن ہر بین تقیر	پوچھوں رویا کی اپنی تعبیر	حاجت نہیں پوچھنی کی کچھ	بس مل گیا صاف مطلب
وہ روشنی اور وہ ماہ کی ضو	حضرت کی یہ لطف کا تھا نور	مولا کا جو قصہ تھا اور ہوا	روشن کیا حق فی یہ کہ ہوا

خادم پہ جو بندہ پرورشی کے	اس ہر کی سب وہ روشنی ہے	بہی بخت کی میری ارجندہ ہے	چمکایہ ستارہ بلند سے
بول میں آیا جو نور ایمان	انکلا سینہ سی ماہ تابان	پاکر ایمان کو دلیں او کے	حضرت فی لگا لیا گل سے
سنگر تصدیق بار ہم	آئی پر گزشتہ شاہ عالم	دھیان آگیا بامیکا بنی کو	آئی ہی طلب کیا غلے کو
سنٹی ہی شہر سل کا زمان	حاضر ہوئی جلد شاہ مردان	آیا وہ رسول حق بکا بہائی	وہ خضر برج اصطفا فی
وہ قوت بازوی عیب	وہ مرشد خلق دین کا ہے	کر کے تسلیم اور تحیت	میٹھا اگر قرب حضرت
فرمایا ہی فی کا سے بار	حق فی مجھ کو کیا عیب	خالق کی ہی سرسبز عنایت	اب مجھ کو عطا ہوئی نبوت
ابا جبریل حق کا زمان	نازل ہوا میری بل پر قرآن	سنٹی ہی کلام شاہ والا	سینے میں علی کی خوش آیا
کی عرض زبان سی بشتا دتا	تازہ بہ فی بس بار وحدت	عرفان کا ہوا جو اوسے جلو	دل بگایا اور جگر بے کا پنا
ایمان علی جو آئی دل میں لذت	حاصل ہوا رب سے ولایت	او ہی پرورے جو دروان کے	دل پار تھا محبت خان کے
مرشد کی جو بڑی کمی غیبات	علی ہو گئی ہم میں متباعت	دان ختم نہی یہ ہی نبوت	یان ہو کمی خاتمہ انجیافت
طالع ہوئی دل میں شمع عیب	سینے میں ہوا طلوع خورشید	بچپن ہی ہی کی نہی جو محبت	سینہ میں ہوا ترانا نور خلعت
تعلیم تھی شاہ دین ہی پائے	حاصل فی اسی ہی یہ شہاد	فیضان عیب کربا سے	نہ بت حاصل ہی اک خدا سے
راوی فی لکھا ہی یونہی حق	بس ایک ہی دن علی وصیت	داخل ہوئی دین کبریا میں	پہونچی سہر دل دہی میں
کمال ہوئی انسی ملت حق	پائی دین خدا نے رونق	اسلام پہر انکی لہجہ لایا	حارث کا پس تہا زید وانا
عبدالکے پہر ہوا مسلمان	وہ زیب وہ جاہ قرآن	وہ جمع کن جریہ پاک	یعنی کہ عیب شاہ لولاک
وہ نور محمدی سے جیسا	پر نور ہی جسم و جان سراپا	وہ فتح کن بلا و ہزار	برہم زن خانان کھانا
وہ قانت و ساجد و مجاہد	حق میں و خدا پرست زاہد	سب تالسبحہ ذکر مولانا	اکوہ منی روان تہا جسکے دیا
وہ زیب و سادہ خلافت	وہ زینت سند شریعت	وہ برج حیا کا محراب نور	وہ یہ صفت ثانی تمیہ
قیصر ہی غلام جسکے گھر کا	خاقان بندہ ہی جسکے در کا	فیاض جہان ہی جسکے سر کا	عالم سی عطا سی جسکی سر شا
مشہور جہان ہی جسکی شوکت	کہتی یان جسی دلی نعمت	ہی جو د و عطا کا جسکے شہر	مہبت سی جھل ہی جسکے دیا
وہ مخوان فیض و کان بہت	وہ گوہر تلمزم مناجات	مباح مشہ عرب سے حبس کا	غمان غمی انہب ہے جسکا
پھر سعد و سیر و عجب چمن	لائی دین چند اپہ ایمان	پھر طلحہ و بو عیبید وار تم	داخل ہوئی دین میں سب باہم
پہر ہو گئی دین حق سی شہر	عثمان ظہور و آیت سحر	صدیق کی کہنی سی یہ دیندار	داخل ہوئی دین میں سب یکسا
پر جا بڑے ہو معید و خدا	ازم کا پس وہ زید باد	سلطان و ابو سعید و لودر	بعد انکی بنجاب ابن منذر
نوسل ان او بلال نوستان	سب لائی خدا پر دل ہی ایمان	دشت خطاب بنت صدیق	اسما اور دشت طہریت حق

وہ نور محمدی سے جیسا
وہ قانت و ساجد و مجاہد
وہ زیب و سادہ خلافت
قیصر ہی غلام جسکے گھر کا
مشہور جہان ہی جسکی شوکت
وہ مخوان فیض و کان بہت
پھر سعد و سیر و عجب چمن
پہر ہو گئی دین حق سی شہر
پر جا بڑے ہو معید و خدا
نوسل ان او بلال نوستان

لائین ایمان خدا پر یک سر	فضل او کو عطا ہوا برابر	پہر حضرت ام فضل حق بین	عباس کی نزد جہ خوش آئین
سب کفر کی کام کر کے بر باد	لائین اسلام بادل شاد	پہر حق ہی نبی نبی یون عاکی	رود کی فہ اسے التجا کی
اسی خالق ہر بلند و پستی	اسلام میں ہی تو چہرہ دستی	رونق دی خدا ہی پاک دین	قوت ہو کر وہ مسلمین کو
اوس شخص کو دین کی دیجات	پا آئی اسد جس سے قوت	بوجہل ہو دلسی یا مسلمان	یا ہو دی عطا کر کو ایمان
جو انہیں پسند نہ کھو آئے	منصب یہ بزرگ وہ ہی پائے	پہو پچی جو دعا خاک پیچیم	کی رہائی قبول ایک اسدیم
مثال تھی دعائیں گویہ دوزخ	توفیق ملے مگر غم کو	اس رفو کو کوئی نہ جانے	اقدیر کی بین یہ کارخانے
ہو جسکو نصیب یہ سعادت	کیونکر نہ ملی اوسیکو دولت	جو روز ازل ہی تقدر ہو	کیونکر نہ وہ طالب ہدی ہو
خالق ہی پیشوا بنائے	کیونکر نہ وہ راہ راست پائے	عالم میں جو میر تو نہیں ہو	کیونکر نہ وہ طالب یقین ہو
خارق ہو جو میں حق و باطل	کیونکر نہ وہ دین بن ہوئی اصل	جو وحی خدا میں راہی زین ہو	کیونکر نہ وہ خاص الممن ہو
جو ناصر دین کسب یا ہو	حق اوس ہی دق ہی کسب ہو	فرمانی جو فتح روز اور شام	کیونکر نہ وہ اس سی غرہ سلام
صلوات ہی ہو جسکی کفر باد	کیونکر نہ وہ حق ہی ہو دل شاد	جو پشت نہاہ قصر دین ہو	کیونکر نہ وہ میر مسلمین ہو
جو ہو دی دلسی دین کی محبت	دی جسکو نبی کی حق خداست	توفیق نکمیں وہ دیکھی پائے	اسلام نہ لسی کیونہ وہ لائے
مالک کی نظر کا ہو جو منظر	کیونکر نہ ہر ہی کا ہو وہ ماور	جو ہو دی ازل ہی خاص ہو لا	کیونکر نہ وہ ہو خدا پیشہ
حق جس سے کسری رواج ملے	ہوں راہی یہ جسکی دیکھی سکام	فرمانی جسی مشہ رسالت	سی اس میں لیاقت نبوت
کیونکر نہ وہ دین کا ہو دی فتنہ	کیونکر نہ وہ دلسی ہو دی خون	پر سب یہ عنایت خدا ہے	دی دی وہ کہم ہی جسکو جانا
ہی اوسکی رضا کی یہ نشانی	مالک کی یہ سب ہی مہربانی	القصہ وہ ست باوہ دوق	سرتار است و شوق و ترقی
خود آپ نبی کی پاس لگے	کی عرض کہ اسی رسول اطر	ایا میں نہ اپہ دل سی ایمان	شاہد رہنا کہ میں مسلمان
اور ہی یہ سسکی شاہ ابراہ	سینی ہی لگا لیا بستکار	اور دیکھی فشار چیر تیلے	لذت عرفا کی دلمیں کج
دل میں آیا شرف ایمان	سینہ ہوا برج ہر تابان	کی اوسنی ادا شہادت حق	سبل گئی امد دین میں فوق
پا آئی اسلام فی بلند سے	دین کو موتی تازہ ارجمند سے	موتی لگا اب رواج اسلام	تہنیتی ملی بین تھکی سکام
ابراہیم کا یہ سیر دین	تاختر بیگی اسکی تمکین	پہر تو موتی لگے باعلان	تکبیر و نماز و یاد رحمان
اسلام ہی انکی شورا و تھا	کہو برائے تمام اہل مکہ	شہکت ہوئی دینا و اب عمر	کا پنی کفار و یکنی بست
مژدہ جبریل پر یہ لائے	یعنی کہ مالکہ بین جفتے	اسلام عمر ہی ہو کے اکاہ	باہم کہتی ہیں بارک اللہ
رضوان خدا ہی ہر دو عالم	پہو پچی روح عمر یہ ہر دم	ہیں جتنی صحابہ ہمیں ہر	رضی اوس ہی رب و رب
یہ لوگ ہوئی تھی پہلے ہون	توحید و ہمیں ہر یہ موتی	اسلام میں جمع اولین و	یہ دین خدا ہی باقیہ تہنیت

یہ لوگ ہیں اولین مسلمان وہ کام ملک سی ہون جن سے حق انھی بنی انسی اور یہ ربکا ہی انکی دلا کلید جنت سب انسی ملا جنت و شان آل واصحاب کی دلا ہے اس صحیح پاک کا ثنا خوان	یہ حامی دین کسریا ہیں پاکر امنین کمال ایمان یہ راہ ہدی کی پیشوا ہیں پوچھو نہیں کیا ملا ہی انسی تازہ ان سی بہار ملت ہو جسکو رسول حق نہایت کر ختم مسیح وستان کو	خدا ہوا انہیں سی کی بیان جو کام ہی ہیں بنی انسی اسلام میں ساقین ہون سے یہ لوگ ہیں تہذیب اسی امت تفسیر حدیث و علم و آن یار مجھی خست جھٹکی دے تاریت ربو نہیں دل جان چونچا ہی جو ختم کو یہ نامہ تخیر سی پا چکا فراغت ہمیر ہی یہ سب بنی کافضات احسان ترا ہی مجھ سب ان نامہ جو ہوا جواب آئین رونق یہ سیانکی تجھی پائے بہر صدیق و بہر حبیب بہ ازواج آل اہلبار وہ روضہ با صفا و لہاد
اب کو تباہی سجدہ نخت اور خانہ شیری کا احسان تو نے جھکا کیا سخن زبان اسی تیر سی فحیات کی تیرینا تونی مری آبر و تر ہائے اور بہر صحابہ ہمیں اور بہر ہمار جین نصار اس نظم کا بس ہی صلا د بازار جو گرم حشر کا ہو	لکھا ہی جو ذکر مصطفیٰ کا کیا خوب لکھی ہی ثنویں اہ حاصل ہوئی تجھی یہ فصاحت اعجاز فہم ہوا میں تجھے یار بہر رسول دلا صدقہ سی عمر کی بہر عثمان دسی راہ سوا و میر بی بین دسی اپنی رسول کی محبت حشر او سکے لوا تے مرا ہو	بہت سی شور و جہا کا اسی خانہ پاک شہ بی داہ پائی تیر سی سبب سی شہرت یا قوت رقم ہوا میں تجھے شاہ شہب فدیو بطحا بہر حسنین پاک زمی شان چونچا دسی مدینہ نبی بین رکہ سالک مساک شہرت

تمام شد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

آفتاب با ششی مهر پرست و جد می آید بیاد و روست تو به کن زین گفتگو ای بی ادب زور عالم کجی غنچه آیت ترا خند بد دل کا کیا بیان بلوچرا دلکی وحشت سی زبان مجبور تو شوق بیتابی کا درخت غلام دی طیم الله کو حق نے ندا ہر کسی را سیرتی ہنساده ایم ماہرون را سنگیم و قاتل را سوسیا آداب و انما یکبار ہی محبت اور ولا اصل مراد اور ولایت ہی ولایتی مصلحت اصل ایمان ہی ولا مختصر حب خالق ہی ولایتی مصلحت گویہ بندہ سی وہ بہ کا سنا سایہ جین شمع لایعوتی نہیں یہ نوکین و حض شاہدین	تیر سرج شرف بدر اللہ سج نجد ما باشد سواد کوست تو بعد ازین ای بوالعروش ای و جد میں اگر یہ کیا کہنے لگا اختیار اپنا نہیں کچہ اصحا عاشق اشتہ سب خدو ہی ہسپہ ہوسی فی کیا قہر و عقاب بنادہ مارا زنا کروست جدا ہر کسی را اصطلاحی و ادایم ماہ رول را نگیم و حال را سودتہ جان و زلفان گریز اور باقی ہی جان نیا ایمان جائ ایمان مصلحتی مصلحت ہی محبت بیخ ایمان بخور ہی احد سی کہ نہیں اجدا پر عجب دیو میں ہی را سنا پر دیون ان ظل و کما نہیں و زبان دل استحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم	جہذا ای قبا ایمان ما ای مسیح برزہ گوئیں کنجن و جد میں کیا نجدی ہی فی ما چہ کئی بی ساختہ راہ اقد ہی کشش دلکی وہ آفت ہلا ایا نہیں تو فی سناہ راہ را چہ ہوا آخر وہ با سوز و گداز تو برای وصل کردن آمدی ناظر تعلیم اگر خاشع بود آتش آتش در جان بر فود اصل طلب ہی ہی اہل نکا دوق بن لیدین ہنود ہمدہ کر نہیں حتمیہ ہی ای آشتی اتباع و حب احمد کو خدا وقت احمد اور میں کبارا وہ خدا ہی پاک یہ ظلم خدا لازم و لزوم کہنا چاہی و زبان دل استحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم	ای خدائی نام پاک جان ما پای ہرون اکھلم خود کن سند ہی تیرا بند ہی کاسود زور و کمال انجست ہی کب یک سکتا ہی کی سکتا جوش بان نامانی ہی ہی کرا اور کیا موت ہی سب زینا فی برای فصل کردن آری گرچہ گفت لفظا خاضع بود سر بہ حرف و عبارت را سوز دل کا ناظر ہی خدای کبریا مولا جو دل ہی نہ آفت ہمدہ چہ خدا ہی کی محبت سوز اپنی جانب سب نسبت ہی کرا اک لفظ ہی محبت ہی ہرا بڑت سی سایہ نہیں چاہا سچ کر سب چہ ہی رہا چاہا سب جان ہی ہی سلسلہ
یون بیان کرتا ہی مالک کا یعنی مایا رسول پاک نے اور الفت ہی ہوا جد اور اور جو رشا سلطان ہے	فلان میں پیدا ہوا کہ سجھی اپنی نفس ہی جتھی خاص میانین تفاوت ہی	لمن لا محبت له الا لا ایمان لمن لا محبت له کوئی مومن نہیں مکتا کھر پس خدا را ہو پیچہ سب جسکو جتنی محبت ہی جب دلا	لمن لا محبت له الا لا ایمان لمن لا محبت له خادم در گاہ شاہ مجبور ہو نہ جتہ کب لایعوتی کی جبری مال او زور زدا و راہ پر او سکوا و سنا حصہ ایمان ملا

۴۴

اور عداوت جسکو قہنی ہو کر لکھتا ہی یون دسی عالی قو ذکر حضرت میں پس زکر خدا مان بھوٹی یہ ولانا نہ کے تم نہیں تھی یہ وہ شاہ جو لوگ تو بہت زوشب کی اوس سی باقی تھی جنت کی مانگتی موجود عابد رسول گور کتا وہ شفاعت تین لکھتا ہی یون دسی گلام اشک چشم پاک سی ہتی ہی پیش خالق جو کیا عرض دعا	کافر اوتنا ہی وہ ہو گیا تھے اسکو فرمایا تھی فی تین بار اشتغال قلب جب ہو گیا تسلی حمد تو بری کام آئیگی تہا تمہاری فکر میں آہوں پر آپا مت کی لمبی رویا کیے اوس سی ہی برفقی ہی تکلیف اوسکو کر لیتا ہی بجلد تھی بل اتس دنج سی پستی تہم جب ہو ہی پیدا شہنشاہ نام رتب شب لی متی کہتی ہی دعا سب اپنی امت ہی کا تھا	ہو لگی کہنی یہ شہنشاہ دین سن چکی تم ہی گروہ خالصین گور نہ رویا سنکے نام مصطفی جانتی ہو وہ رسول انس جان تہا غم امت یہ اوس غمخوار پر تہا حلیص امت کا اپنی وہ کیم اوسکی صدق سی خدا کی گناہ یہ بلا سی تمکو دیتا ہی مان وہ بانی کا ہو گیا اوسکی سیان سجدہ حق میں جھکا یا اپنا جب شب سہ اوسوی عرش پر الفضل میں تقدس کی روشنی	مان نہیں میان محبت کر نہیں معنی الفت بقول شاہ دین وہ پہلا سوسن کہہ کیونکر ہوا تسلی کہتا ہی شفیق و مہربان پست بہر کہا یا نہ سویا رات پر اسیلے کہتا ہی حق او سکو جیم تمکو سرفراست سی دیتا ہی جنت اوسکی خاطر سی ہی تیر جہان تہا ازل سی غم خواہ عاصیان او جہین پاک کہی خاک پر لیلیا تشہیت وہ سلطانین التجارتی ہر امت پیش رب
<p>و عا مانگنا حضرت ابراہیم اور حضرت عیسیٰ علی نبینا وعلیہما الصلوٰۃ والسلام کا اور سفارش اپنی امت کی بموجب مضمون آیات قرآن مجید اور رونما حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا بعد پڑھنی اول آیات کی اپنی امت کیو طلی و نزول حیرل اور عدہ خدای پاک کا امت مرحومہ کی باب میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے</p>			
ہی جو عبد اللہ شہا عمر کا ذکر ابراہیم و عیسیٰ میں خدا عرض کی عیسیٰ فی پیش کیم چاہتی ہیں نفسی لو میں جانت امتی و امتی کہنی سگ حکم یون جبریل کو اوسد ہوا عالم ہر دعلون ہی رب ترا آئی جبریل او کہا ای محترم دیکھ کر حمت خدا کی شاہ دین بخش دینا انکو رب و اللکم	یون روایت کرتا ہی وہ جہا کہتا ہی یون مانگی دونوں دعا ان تہہ ہم سی لیکہ حکیم اور بخشی او کو رب کائنات اشک پیہم آنکھ سی ہتی لکے ہی حبیب موت میرا رو پڑ یہ رحمت ہی ہی تہہ جہا امی شفیع خلق و غمخوار ام یون لگی کہنی کہ امی دج الہین بس اندر کل روز و شب ہی محکم غم	ایک دن مٹی ہی سلطان پر اپنی امت کی سفارش میں یعنی یہ دونوں ہی محترم پڑ چکی ان آیتو کو جب ہی دیکھو مجھ کو نہ دیکھا کو جلد جا تو جلد ہی روح الامین تہہ کو کس غم فی رو لایا ارسول رب ترا رحمت سی یون ہی پڑ عرض کرنا حق سی فی دالکربا پر لگی یہ سنکی جبریل امین	دفعہ کی آپ فی قرآن پڑا کہتی ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنی امت کو بصد کرم اپنی امت آپ کو یاد آگئی چرخ حمت آگیا اللہ کو پاسر و سکی امید کھنا کا غم کہ زبان سی او سکو بخوبی قبول کیون ہوا اگر مان تہا نور دعا مغفرت امت کی میں ہون پڑا عرض کی یون پیش رب الامین

اور عداوت جسکو قہنی ہو کر
لکھتا ہی یون دسی عالی قو
ذکر حضرت میں پس زکر خدا
مان بھوٹی یہ ولانا نہ کے
تم نہیں تھی یہ وہ شاہ جو
لوگ تو بہت زوشب کی
اوس سی باقی تھی جنت کی
مانگتی موجود عابد رسول
گور کتا وہ شفاعت تین
لکھتا ہی یون دسی گلام
اشک چشم پاک سی ہتی ہی
پیش خالق جو کیا عرض دعا

ای الہ العالمین کی مثال	بر و بار غفور کار و دو بسلام	غم سہی امت کی رسول دوسرا	کر رہا ہی آج زار سے وکلا
تجسسی و کرای خدا کی کائنات	چاہتا ہی تھی امت کی نجات	فطر رحمت سی ہوا حکم خدا	ای میں محبوب کی پیر پاس جا
دیکھی تسکین اور سہل کلائی	کیون غم امت سی ہونا ہی ملے	باب امت میں کر سچ و بکا	ہم تھی دیکھ رہیں کے پہلا
اس میں کیون مخزون ہی تھی	جلد تر راضی کر نیکی تجھ کو ہم	آئی جبریل اور یہ حضرت سی کہا	خزودہ خردہ ای محمد مصطفیٰ
تیری امت کی یہی تیرا خدا	وعدہ کرتا ہی بعد طعن و عطا	بابہ تہ میں ہوا سنا ملول	ہی رضا تیری مقدم ہی رسول
ہاں غم و غمگین نہ کر تھی بکا	جسمیں تو راضی ہی راضی تیرا	جی روایت میں یہ اویسی کی کہا	بس یہ زوالی لکی شاہ ہے
میں تو یوں راضی ہوا ہوں	جب تک عین حق و غفرانسی	سیر ہی امت کا وہ الیامین	تجھ کو تجھ کا اکیلا کیل امین
تجھ کا ای خواجہ روشن ضمیر	اسی رحیم و چارہ ساز و دیگر	تجھ کا امی غدر خواہ عاصیان	تجھ کا ای کارا ز سکسان
بارگاہ حق میں بس تیری سوا	ہم غریب و نکو ہی کس کا استرا	اس جہاں میں جو پیش تہی	سب یہ ہی توفیق ہی نام کی
تجسسی جو ہو ہوئی امت سیب	تو کھیل انکاسی و انہم پیش ب	تجھ کو کیا کیا نصیب خالق فی ین	مشکل میں سب تجسسی اسان کی
ہم نے پایا تجسسی و حقان شریف	تجھ کو لی مانگی ملا دین حریف	افضل رحمت تھی تجھ کو کامیاب	اور ماہی زالمہ علی خطاب
ہر جگہ تیرا کرم و درکار ہے	ہاں جو تو چاہی تو پیر اپا ہے	خزودہ بادای امت غیر الانام	اب شفاعت تھی کیا باقی کلام
تجھ صادق کا قول با صفا	مرہم باسور دل ہی امی قفا	اسکو کہنا چاہی مل میں یزید	تجھ میں دیکھو العالمین
کونسی ہی وہ دعای مصطفیٰ	جو نہیں قبول ہو پیش خدا	اس وسیلی ہی ہمیشہ پیش ب	ساری عالم کی جین کی کام
جس کی لیکر نام شاہ دوسرا	کی خدا ہی اپنی رو کر التجا	بس یہی رحمت امی پاک کر	اور وجاہت سید لولا کی
نقد طلب سی وین اس پر	ملکیا سب و سکی دل کا دعا	رحمت حق کر نہیں ہر کام	بس محبت آپ ہی پیدا کر
عشق کہو اس حبیب پاک کا	قبر و محشر میں ہی کام آویجا	وان جو بچنا چاہتی ہو باک	تو لکی نہ کہنا شہ ابراہیم
دل میں اگر حب ہی ہو اللہ کا	نار تیر گلستان ہو جاویلی	مہجور اک تازہ کرتا مہربان	جس میں ہر جہاں علی عاصیان
اب سنیہ طرفہ رفر منسوب	لکھتا ہوں اشعار پاک و ثقیل	یعنی فراماسی مولانا ہی و	وہ محیط فضل و دیباہی علوم
از انس فرزند مالک دست	کہ ہمہ جانی او شخصی شد دست	او حکایت کرو کر دین طحا	ویدالسن تار خد انوار علوم
چرکن و آلودہ گفت اخلاقی و	اندراکمن در نورش کی	در زمان دستار خواہر شمع	دینوری پر زلفش و نکند
جلد جہان در و جہان نہ	انتظار و دو کا ندروی بند	بعد کیا عت برادر ز تنویر	پاک و براق و مفید چرک
قوم گفتند ای صحابی غیر	چون نسوزید و منفی گشت نیز	گفت انما کہ مصطفیٰ دست ہا	پس عالم اندر میں تار خوان
ای دای تر سنہ از نار و عدا	با چنان دست لہی کن قمر با	چون جامہ ای اچان شریف	جان عاشق اچان خوش
نشانمان قبلہ کوئی مکان	سن چکی تم قصد بستاند	تشی دیکھا آپ کی توفیق کو	اوس ان دست کی تائید کو

ای الہ العالمین کی مثال
تجسسی و کرای خدا کی کائنات
دیکھی تسکین اور سہل کلائی
اس میں کیون مخزون ہی تھی
تیری امت کی یہی تیرا خدا
ہاں غم و غمگین نہ کر تھی بکا
میں تو یوں راضی ہوا ہوں
تجھ کا ای خواجہ روشن ضمیر
بارگاہ حق میں بس تیری سوا
تجسسی جو ہو ہوئی امت سیب
ہم نے پایا تجسسی و حقان شریف
ہر جگہ تیرا کرم و درکار ہے
تجھ صادق کا قول با صفا
کونسی ہی وہ دعای مصطفیٰ
جس کی لیکر نام شاہ دوسرا
نقد طلب سی وین اس پر
عشق کہو اس حبیب پاک کا
دل میں اگر حب ہی ہو اللہ کا
اب سنیہ طرفہ رفر منسوب
از انس فرزند مالک دست
چرکن و آلودہ گفت اخلاقی و
جلد جہان در و جہان نہ
قوم گفتند ای صحابی غیر
ای دای تر سنہ از نار و عدا
نشانمان قبلہ کوئی مکان

ابو جبریل میں پڑھتا ہے	آپ سی ہو جسکی مردم لوگ	اوسکا پر کیا حال ہوگا دین	اوسکو بخشید گا نہ الہ المین
کیا ہوگا مہربان اور کریم	کیا جانیگی ادنیٰ نارحمیم	مہربان ہوتا نہ تیرے گرجا	ایسی رحمت خلق پر کیوں نہ تھا
کیوں دسی دینا فیصل قدرت	کیوں شفاعت کا یہ تمنا	سی خدا کا خود یہ ارشاد تین	تجھ پہ بھیجا رحمت الہ المین
فضل حضرت سی کیس کو کیا ہے	ترجمہ اوس حدیث کا جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اپنی فضائل میں ارشاد کی بروایت عمر و ابن قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ	خود وہ جانی یا خدا ہی داگر	
عمر و ابن قیس یا مصطفیٰ	سی سناتا اگ حدیث ہفت	یعنی کہتی تھی خداوند غیب	گو ہمارا سب ہی آخر فی ظہور
پر قیامت کو خدا کی سننے	مرتب میں سب سابق ہو چکے	اور کہتا ہوں میں کہ تو ان میں	لیکن اور سپر شخص میں کہ نہیں
یعنی ہا جیم آنا ہی جلیل	جسکو کہتا سی خدا اپنا خلیل	اور موسیٰ ہی صفی و مجتبیٰ	برگزیدہ اوسکو خالق فی کیا
فضل یسہ نکو شیک ٹی	ہاں مگر میں ہوں حبیب لہذا	خدا ہوگا لو ایوم قیام	ساتہ میری بانیہ ازان قیام
مجھ ہی پر رب فی فضل عطا	بخشش است کا ہی عہد کیا	دسی اماں پر فتنی سی نمونہ ام	انہ طرے خانہ پر گر قیاد عام
اور عہد ہی میں تو ہی اپنے پیر	محو کردی جو انکی دین کو	حفظ میں انکی رہنمائی فضل	متفق ہوگی خدا لیت پر سب
شکری شکر ہی خدا ہی کا ہو	تجھ پر اور تیری پیہر ریشہ	نار و نوح سی چین کیا پاک تجھ	ہی نبی تیرا جیم اور تو رحیم
اب تو کہتا ہوں صلہ ستان	فضل حضرت اور شفاعت کا کیا	جس سی است کی تو ہی آہیاد	جس کو کہو کہو کہو جاوید ہو
پہر میں فضل تو کہ عالم لکھوں	عاشقوں کی دلکی پڑی پر کون	لکھ کے ذکر ستید کون دیکھان	جسٹ میں کی اور ارون بچان
کیوں خواہس اپنی وجہ ہو	خاص پیہر ہی خدایات خدو	ہی شہر شاد شہ عالم پناہ	رحمتہ الہ المین طسبل الہ
ہاں شفاعت ہی ان میری ہو	شہر میں ابا کیا سب سیر	سی یہ قصود و خدایا انس جان	ہوں میں سب است پر پیری مہربان
میں شفیع خلق ہوں ذوقیام	بزرگی است پر شفاعت میری نام	پرا حق ہو وینکی ہم سب ہی سوا	ہو کیا میں ہوں پیر میں سب سوا
جدا اسی دستک عاصیان	جدا اسی چارہ ہجیا کان	کس زبان سی شک تیرا ہوا	نیک تمکی ہن بد بنگی نہ ہوا
عاصیوں کی جیب ہی تیرہ سنا	کہ نیو چو انکی دل کا ماجرا	وہاں کہیہ رحمت و العام رہا	بہر طون شو رہا کبا دہی
دل ہا جانی اور جی شادی	اغاز حدیث شفاعت اور نوکر محشر اور نجوم خلق		
اور پریشانی اور عذاب کا اور بیان آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا اور شفاعت اور مراتب کا بروایت انس بن مالک رضی اللہ عنہ مشکوٰۃ شریف کی جلد رابع سے			
سی انس مالک کا جو دانا پیر	یون ویکر تابی رواہ تیر	متفق اسپر ہن سب بل کمال	ہو برہر سی ہی لکھا ہی حال
یعنی فرما رسول پاک نے	سب عالم شدہ لو الگ نے	ہوں میں سوا و جہاں یوم قیام	سید اولاد آدم بالتمام
خشر کی دن جبکہ باضطر	سب گہری ہو وینکی حیران نرا	دیکھ کر انوار و رگاہ خدا	وہ جلال و مہربان کعب یا

اوسکو بخشید گا نہ الہ المین
 ایسی رحمت خلق پر کیوں نہ تھا
 تجھ پہ بھیجا رحمت الہ المین
 خود وہ جانی یا خدا ہی داگر
 عمر و ابن قیس یا مصطفیٰ
 سی سناتا اگ حدیث ہفت
 یعنی کہتی تھی خداوند غیب
 گو ہمارا سب ہی آخر فی ظہور
 لیکن اور سپر شخص میں کہ نہیں
 اور موسیٰ ہی صفی و مجتبیٰ
 برگزیدہ اوسکو خالق فی کیا
 ساتہ میری بانیہ ازان قیام
 انہ طرے خانہ پر گر قیاد عام
 متفق ہوگی خدا لیت پر سب
 ہی نبی تیرا جیم اور تو رحیم
 جس کو کہو کہو کہو جاوید ہو
 جسٹ میں کی اور ارون بچان
 رحمتہ الہ المین طسبل الہ
 ہوں میں سب است پر پیری مہربان
 ہو کیا میں ہوں پیر میں سب سوا
 نیک تمکی ہن بد بنگی نہ ہوا
 بہر طون شو رہا کبا دہی
 اغاز حدیث شفاعت اور نوکر محشر اور نجوم خلق
 اور پریشانی اور عذاب کا اور بیان آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا اور شفاعت اور مراتب کا بروایت انس بن مالک رضی اللہ عنہ مشکوٰۃ شریف کی جلد رابع سے
 سی انس مالک کا جو دانا پیر
 یعنی فرما رسول پاک نے
 خشر کی دن جبکہ باضطر
 یون ویکر تابی رواہ تیر
 سب عالم شدہ لو الگ نے
 سب گہری ہو وینکی حیران نرا
 دیکھ کر انوار و رگاہ خدا
 ہوں میں سوا و جہاں یوم قیام
 سید اولاد آدم بالتمام
 وہ جلال و مہربان کعب یا

ہوگا کہ کس کس آفتوں کا سامنا جو حضور رب کری اور ہم کلام لی غریبوں کی بساں تو ہی خبر سے شتون لی تھی سہی دیکھا ہی کہاں مجھ کو طاعت و تہاب کہا لیا میں نے اسی مہیا کی گم اور وہ ہی مقبول بنو الکرم اپنی کستاخی کا آنا ہی خیال میں نے مانگی رب ہی الی سمجھی دعا ہی خلیل اللہ کا وہ باگمال اور کہیں کہی ای برہم جلیل جانید سکتا ہوں پیش کرو کا توم فی ہر تماشاں ہی رہ رہا کہ ہرین زمین مصلحت جب میں ان ہما ہنگی رکھا اور بڑی بت پرست کو کہہ دیا ان خداؤں کو کیا توفی نہ رہا پوچھو اس سے کہ کیا صاحب مختصر کرتا ہوں ویکو ہی سان لوٹنی حجت میری ہر اہلی عورت کو چھین لیتا تھا بزر میں برادر ہوں یہ ہی میری تہا محل اومیں ہی کی دلیل کا ہی شفاعت کے لیاقت مجھ سے اور عطا کی اس کا تو یہیت	سختی و خوف و غم و رنج و بلا دیکھتی تھیں تم کیسی کا یہ مقام اور کہیں کہی ای ہوالناس ہی اور جنت سامکان تجھ کو ملا دیکھی تھیں سب کو آدم یہ جواب جس سے مانع تھا خداوند کریم ہی خدا کا وہ سب سے محترم کب ہی یان مجھ کو شفاعت کی مجال خوف جب بیامراہیوں لگا ہاں راہیں سکی کہتا ہی مجال آئینے کہہ راہی سب پیش خلیل ہیون کہیں کا وہ سب سے باوقار ایک تو یہ جب بسوی عید کا سقم و بیماری کی کر کی حدت دوسرا اب اور سینی ماجرا توڑ داسے میں فی مصلحت مجھ سے پوچھا سب باقہ و عطا تہا ہم شاید کہ انکی کچھ طاعت تیسری اب اور سینی داستان اوس سفر میں سیرا سا تہی چشم عقل دو میں ہوں کہتا تھا کو خوف سے میں نے کہا ای فریق میں فی منکوحہ کو جو خواہ کہا پر خدا سے اپنی شہ تانا ہوں ب طور پر یاتین خدائی اوس تہی	اور قریب نیزہ ہوگا آفتاب اب کوئی کرنا شفا میں پیش رہا آئینے تب حضرت آدم کی پاں ہاں سے سب ہی کی صورت سے تو شفاعت کر رہا ہی پیش رہا میں جو مہیا کی ساتھ اپنی کیا فوج البتہ یہ کر سکتا ہی کام تب کہیں کا وہ بصد دروہ کا اک جہاں دوبا با انواع عدا کا منتا ہوں آج با جسد خطا بس کر لیا وہ شفا میں پیش رہا تو شفاعت آج کر پیش خدا جو کہ کہ بیامراہیوں جہاں خطا ساتھ ہی اوس سب کی پیش کی با آج میں دس جو پیش ہی ان ملین بس کیا میں فی تونکو چور چور اگر خوار و شکستہ پائی سب اس بڑی بت ہوتی ہی خطا شرم آتی ہی خدا کی سب سے میں فی کی بایل ہی حجت شام تہا بڑا بدکار ظالم روز سیاہ مجھ سے جب سارا کو وہ یعنی لگا اور سارا کو رہا ہی اوس ہی اور شمایا میں فی ظالم کا فضا جاؤ کرو ان تم تو وہ ہنشا کا	ہوگا کہ خلق خدا کو خطا رہا ہوگی بی طاقت کہیں لوگ سب جب نہ تھو لگا کوئی باور دوا حق فی بخشی ہی تھی وہ بزر اس تیری آئی ہن کہہ راہی سب تم نہیں کیا جانتی میری خطا ہی کہہ شفاعت اتہام فوج ہی اگر کر سکتے التجا روٹو ہونا نہ تھا خدا کا جنت کی جو کستاخی حضور کر دگا عرض حال اوس کے کہ تم سب اسی ہی محترم سے مقتدا تین باتو میں ہن کا خطا تو رہا تھا جتو نہ کا مدعا تہا مرا اوس دن یہ کہتے ہیں اور موی سب لوگ تجا ہی موی آئی ہر کربہ قوم فی اوب میں فی شہر اسلی فوسی یون کا اس ہر مصلحت آمیز سے جب ہوا انور کا قصہ تمام سہ میں پوچھا تو وہ انکا پناہ مختصر کرتا ہوں میں یہ ماجرا اس ہما فی ہی مجھی مہلت ملی یعنی دینی تھی اخوت ان ایک موی ہی شہ اللہ کا
---	--	---	--

تو شفاعت کی مجال
خوف جب بیامراہیوں لگا
ہاں راہیں سکی کہتا ہی مجال
آئینے کہہ راہی سب پیش خلیل
ہیون کہیں کا وہ سب سے باوقار
ایک تو یہ جب بسوی عید کا
سقم و بیماری کی کر کی حدت
دوسرا اب اور سینی ماجرا
توڑ داسے میں فی مصلحت
مجھ سے پوچھا سب باقہ و عطا
تہا ہم شاید کہ انکی کچھ طاعت
تیسری اب اور سینی داستان
اوس سفر میں سیرا سا تہی
چشم عقل دو میں ہوں کہتا تھا کو
خوف سے میں نے کہا ای فریق
میں فی منکوحہ کو جو خواہ کہا
پر خدا سے اپنی شہ تانا ہوں ب
طور پر یاتین خدائی اوس تہی

بزرگدیده بی خدا سی پاک کا	ایسی سولا کا سی وہ رزنا	پس تیس کی جو یہ جانیگی	تب کیم ایتدیون فرمانیگی
مبسی بی سزدیو اک گنا	یعنی قبطی کی سی مارا میج آہ	کیا خدا کو منہ بولا دکلا دل	بان مگر عیسی ہی روح پاک
خدا فی عالم فی باطنت عطا	کن کی کہنی سی اوس پی پیدایا	سی وہ قبول خدا فی عالم	بندہ خاص رسول محترم
جاوا و سکی پاپس آہ و فغان	یہ مصیبت سب کے واسطی بیان	جانیگی جبت ان باجوان قبیح	تب یہ فرمانیگی اوس سب سی سچ
لیا یہ جان پیش العالمین	محکو تو سکی ایات ہی نہیں	لیکن اب تکو کی گریز و تعب	جاو تم پیش محمد با ادب
ترت ثوت کا مو اوسکی بیان	سی حبیب خلق کوئی مکان	بہ صد و حرم رب کا شانت	مغفرت کی اوسکو دیتا ہی برا
اسکو یون کہتا سی رب کرا	جہنمی جہمی تری سبب جہنم خطا	ہی خطا سی تیرا دین پاک صفا	تو کبری جو کہ وہ پہچانی ہی صفا
بندہ قبول خلاق جہان	باو می است شفیع عاصیان	سی یہ ارشاد شدہ کر دین سال	آئینگی تب جمع ہو کر میری پاس
عاشقان روی سلطان نام	وہ کا جہنم تہا ہی قدیم	بول مختہ سی جو سب کلمہ نیک	پاس سلطان رسل کی آئینک
حمہ کا ہو کا لو اوسدن چا	کیا بیان ہوا و سکی تابش کا ہزار	اغل ہو بی حبسے سائسی خل	آفتاب اوسکی ضیائی منحل
اوسکی چرخ کی چمک دروید	تہند سی تہند ہی اوسکی دینک	جسکی خوشبو سی ملے عیون مانع	اہل مختہ کا جی دل ہوا مانع
چور کر ظار حجت کی فضا	اسی میان فغان پی کسب	سب یہ میان فغان کا گلشن	سب یہ صفا وادی میں بنے
اوسکی نیچی باہران چشم	جلوہ افزا ہو وہ سلطان نام	خلعت خلعت بہان میں نور	سر پہ تاج شفاعت زر جا
انبیاء ہون تہی باہر صفت	اور ملاک کی پری بخت	اہل بیت پاک سولہ صحت	احضیا و اوسب و احصین
سب گہری ہو دیو بی سب	اوسکی نیچی آدم و من دونہ	اک طرف ہون جمع ارباب حقین	اک طرف ہو دی گروہ عاقین
محو روی پاک سلطان من	سینہ چاک و درناک زور	کوئی رتہ ہو دی با آہ و فغان	کوئی کران ہو با دروہان
کوئی نالان باول ماکون	اور کوئی ملتا کہن اندر	پسے کامو نسکی سکھو ہوس	کوئی کہتا ہو کلام در دیس
کوئی کہتا ہو کہ اسی سلطان بن	یان شفیع عاصیان کو	کوئی کہتا ہو کہ اسی میری سول	تو شفاعت کر کر بکار قبول
کوئی کہتا ہو کہ اسی شاہ ام	آسری پرست سی تہی نیچی	کوئی کہتا ہو کہ میں لاچار ہون	اسی طبیب ہر بان بیما ہون
کوئی کہتا ہو خیر سی	رحمت عالم مدد ہی	کوئی کہتا ہو کہ سوز و گداز	اک نظر کافی ہی اسی بندہ نواز
کوئی کہتا ہو کہ اسی جان چا	کیون نہیں ہی اکی نشان	اور کوئی مداح سلطان بدلی	یون کہیگا وان اگر چاہی خدا
ای حیات بقا کا عاصیان	وی جنابت تیکہ گاہ بیکان	کیسوت نیچہ دلہا ہی خرین	ابروت محراب اس ساجدین
ای رخت آئینہ انوار دات	وی لبست حشر پہ آب حیات	اسی و بانٹ حقہ داری بان	وی سیانت فیض بخش عاصیان
اسی قدرت شور قیامت باجوا	وی خرامت جلوہ یوم الحساب	یہ مسیح خستہ با حال تبہا	عند خواہ بر یہ سیاہ و پر کاہ
و افکار یہ مہر و جان شار	برو تو آمدہ اسب و آ	ہو گیا انجام میں میری غفل	حقہ بلطف کفایت میں فی غیر العمل

ای صیب کسیر باطل الہ	حال پریری کرم کے کرگاہ	تو ہی تبار اسی شفیع عاصیان	یہ سنگ درگاہ اٹھائی
باتہ پکری کون اس بیمار کا	یہ تو بندہ ہی تری سر کا کا	چوڑ کر تھکاو کہاں جانی غریب	ای خدای پاک کی پیاری
جرم و عصیان ہی بہت ہن سواہ	تیری دہنکی میں لیتا ہوں شاہ	رحم کر رحم اسی شہ بندہ نواز	ای مری در درون کی چار ساز
بس صبح اب در باطن کہ چکا	ہاں بیان کر ہر حدیث مصطفیٰ	چوٹ کسی شہید زخامہ کی عنقا	تہا کہاں در ہوا کہہ نام
سب جو رتی پیش خیرت جیتنے	قبلہ دین انسی یون فرمائینگے	ہاں مجھی خالق فی یہ تہ رب یا	میں شفیع خلق ہوں پیش خدا
ہی ارشاد شہ دنیا و دین	میں چلوں گا سوی العالمین	جب قریب بارگاہ کسیر یا	جا کی ہونو چکا جھوٹ جا
دیکھ کر غم و جلال بارگاہ	اور جبروت در عالم سپاہ	اؤن چاہو چکا کہ ای رب غفور	ہو عطا اب غرت و حضور
سکے میری التجا میرا کریم	اؤن دیگا مجھ کو با فضل عظیم	ہو نہ گا میں اوس دم بعد تجرؤنی	داخل درگاہ رب کا رسا
جا کی زیر عرش تہ و جلال	جب میں دیکھوں گا جمال بیتال	بادل نالان چشم شکبار	میں کروں گا سجدہ پیش کردگا
وہ تنہا حمد ہو دیگے ادا	جو مجھی الہام فرمائی خدا	وہ محامد اور وہ فطوق بیان	میں بتاؤں آج طاقت کہاں
اور کھینکے وان بلطف کبریا	مجھ پر وہ باب محامد اور ثنا	جو نکھولی ہوں خدائی سریر	میری قبل الیسی محامد اور
سر رہی گامیرا سچ میں چکا	ہو گی جنتک میری سو کی خدا	جوش رحمت کا جب آبیکا اودر	بس نہ اس طرح دیگا رب مجھ کو
ہاں اوہا ساری مری پیاری	ای تختہ ای سب سے دل بول	کہہ تو مجھی اب تر اطلب ہی کیا	میں سنو نکھائی تری درگاہ جا
کیون پر اسجد میں ہی اڑوں	تو شفاعت کریں کرنا ہوں قبول	تا کہ تو مجھ کو ہودی مانگنا	مدعا تیرا کروں گا میں عطا
ای چرائی آنچہیں اندو گین	برینہ لاری چراسر از زمین	ای چرائی سر پیش اکلند	ای رخت را ما و تابان
ای جیبی بس کن این زاری سوز	از زمین بر وار روی دل فرو	شکستہ یہ انعام رب کردگا	سراوٹھا ونگا چشم شکبار
یون کروں گا حتی سی اپنا عرض	ای خدای کبریا ای بیتال	بر درآمد مصطفی زاری کنان	سعدت خواہ گناہ استان
بر درآمدین گدا کی کو سے تو	ای عثمان خالق در قابوی تو	بس عیان ہوا و کی رحمت عیا	اور شفاعت کا ہی ہو فتح باب
خاص ہی یہ منصب شاہ انام	دشمن عتین ہی کبری سکا نام	یہ سنا جات شہنشاہ عرب	ہو دیگی خضاع با فضل باب
ایسا ہی آتین پیش ذوالجلال	ہوا و نین بھی تب کلم کی مجال	اب یہ کرتی ہیں سوال انس جان	اپنی امت کی شفاعت کیا بیان
میں شفاعت کی لہی پیش خدا	جاؤں گا بس امتی کہت ہوا	مجھ کو مخزون دیکھ کر او برقرار	کر کی اک حد معین کردگا
یون کیگا بانہ اران التفات	جائیں اؤن لوگو کو تو تیا تخت	جنکی ولین ہو و ہی ایمان و ہوا	جو برابر ہی اگر اسی مصطفیٰ
بس میں نکھوں و کی دسی بڑا	افش و فزع سی چکر شاہ شاہ	جنت اللہ و میں داخل کروں	راہ پر میں بارگاہ بک لون
اؤن چاہوں پھر بعد عجز و نیاز	جب بتائی مجھ کو رب کا ساز	دیکھ کر جاہ و جلال کسیر یا	پہر چھوٹن سی میں باہ و کا
خاک پر دیکھی گا جب مجھ کو گرا	دی گا خالق اس طرح سی ہوا	ای محمد ہاں وٹھا تو اپنا سر	اب ہی کیا مطلب ترا اپنا سر

یہ سنگ درگاہ اٹھائی
ای خدای پاک کی پیاری
ای مری در درون کی چار ساز
تہا کہاں در ہوا کہہ نام
میں شفیع خلق ہوں پیش خدا
جا کی ہونو چکا جھوٹ جا
ہو عطا اب غرت و حضور
داخل درگاہ رب کا رسا
میں کروں گا سجدہ پیش کردگا
میں بتاؤں آج طاقت کہاں
میری قبل الیسی محامد اور
بس نہ اس طرح دیگا رب مجھ کو
میں سنو نکھائی تری درگاہ جا
مدعا تیرا کروں گا میں عطا
ای رخت را ما و تابان
سراوٹھا ونگا چشم شکبار
سعدت خواہ گناہ استان
اور شفاعت کا ہی ہو فتح باب
ہو دیگی خضاع با فضل باب
اپنی امت کی شفاعت کیا بیان
کر کی اک حد معین کردگا
جو برابر ہی اگر اسی مصطفیٰ
راہ پر میں بارگاہ بک لون
پہر چھوٹن سی میں باہ و کا
اب ہی کیا مطلب ترا اپنا سر

توبیان کریم سینان و سکو نام	مور و حاجت بنین شکی	چو طلب کر عسی سب بگوین	کر شفاعت جی هم او سکوین
گنجه یارب امتی مابعد او	منفعت امت کی چاوشین	مجهو و تا دیکه رت احد	پیر مقرر محسی کردی ایک حد
اور کھی محسی کی امیری سول	اب نهو است کی خاطر طول	مثل ذره یا که خرد کی مثال	مبودی میان جسمین او سکو کمال
بن لکالون او کو اجابت تمام	اور کردن نصحت سی دار السلام	پیرمین اولن سوسی درگاه خدا	اون لیکر عرش تک جاوون جلا
جب نظر آتی محولی و سکا جلال	پیر کردن سی وین سکی خصال	اور رمون سجدیمین ان محضو	چا سی جب تک ده خداوند غفور
پیر لپاری محکورت کارسان	مان او پها سر موچکا عجز و نیاز	عرض کر مطلب بیان کر با جرا	ما عاکیا اب ترا باقی تمام
پیر سنوگ او دو گنگا بگو	موجکا اون شفاعت بگو	جب سنون مین سی جحمت کی کلام	پیر کردن پیر شفاعت اتمام
اور او پها و ن سر کردن خدا	جسطح سی پهلوی مین کیه چکا	یون کهون پرا سی لاله العین	محکومت سی پهلوی تسکین
پین سی باقی بستی کر گار	تیری فضل لطف کی امید و آ	سب کرسی اک جعین بر	اور کھی اب جلد جای مصطفی
مین نی بخشا او کو فضل کرم	مبودی میان جعین دل سی ہوکا	بلکه موادی سی ادنی اس سی	سی رضایتی مقدم ای نی
لاون سب است مین کمال	مان سی باقی رسی ان خصال	جسکو دان مین خداوند در	دی چکا سی نار مین حکم خلود
جب کلانی مری است تمام	خلدین لیجاون سکو و اسلام	اگر چکی جب پیرمان جلد سر	تب لکی پیر مینی اس آیت کو حضور
رب ترا اب بگو دیگا ده مقام	عسی ان یغیاک رب تکمما محمودا	جسکا سی پیش خدا محمود نام	جسکا و عده کتا سی رت نام
اور لکی گنهی نی انس و جان	جو کیا مین نی شفاعت بیان	یہ عمیر کا تہاری سی مقام	سن چکی تم آپ کی جوت کمال
اگر چکا بس مین حدیث مصطفی	ترجمہ قول سبے کا موجکا	عاشقان و کرناہ خوش خصال	جسنی کی تمکو یہ سب نعمت عطا
اب دل و جان سی کر و شکر خدا	خاتمہ کتاب و شکر غریز و باب	جسکا سی کیانندکی عقل نار سا	پیر نیچی کیا بندگی عقل نار سا
شکر صد شکر ای خدا فی کمال	ای کریم ولی مثال بی زوال	کس بان سی موادی تیری ثنا	جب کھی احمد کر لا اچھی ثنا
تو نہی محتاج توصیف جهان	ہمے کیا بوتیری قدرت کا بیان	موتنا تیری کسی سی کب دا	انبیا و اصفی اولیا
دات تیری بعدیل جمیال	پاک ولی جہتا قدیر و دودا کمال	ہین تری محتاج ای پیری خدا	انبیا حیران تری درگاہ مین
بی تری حکم ای الہ العالین	ایک پتا ہل نہیں سکتا کمین	اک جهان سرگشتہ تیری روین	او جب چا سی اسی کردی فنا
تجہی نشین ہی زمین آسمان	تیری قدرت کی ہین شہ گمان	کن کی گنهی سی کیا عالم سیا	مور کو دوم مین سلیمان تو کرے
خاک کی تلی کو تو گویا کرے	قطرہ ناخیر کو دریا کرے	تونی کی جھکو پادیت مای کریم	تجہی پائی جمنی راہ مستقیم
تیری قدرت کی یاد دینی ہی	اتش نرود و گلزار خلیل	تونی آدم کو خلافت کی عطا	تونی احمد کو شفاعت کی عطا
انبیا کو دیکھی سب پر برترے	تونی بخشا رتبہ پیغمبرے	تو خدا ہی اور وہ ہی ہندہ ترا	تونی یہ رتبہ کیا او سکو عطا
تونی پیرا او سن سول پاک کو	سید عالم شہ لولاک کو		

اطلاع بخندست صاحبان طابع

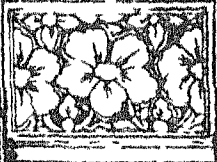
چون که کسری در حق تالیف تصنیف این سائل کی مولوی محمد یعقوب صاحب تم طبع افضل المطابع محمدی کومبلی کی خوش و بین
 اسطی یا قمارس ہی کہ کوئی صاحبان کی چھاپنی کا قصد اپنی طابع میں بدولت و سترمنای مولوی صاحب و نظر
 جس قدر مطلوبین طبع موصوف ہی بی تامل نگاہیں اہل پیشہ اور تجار کی و سلی قیمت مناسب کی ہی شاعت نظر کی ہی جانا چو
 القمارس مولوی کا تو بہرہ کمال کی شہنشاہی کا سامان ہوگا بہر سائل طابع باشندیں

نشر خاتمہ نوکر قلم تاوشیم عاصمی محمد یعقوب انصاری

لا ینقصدنا وہ قادر تبار ہی جس کی کنیہ سی چشم محبت کی اشارہ ہی مدین آسان کو آنا بلند و روز ہوا و بنایا خوشید و
 و ماہ شب کا کسی چمک مک سی جلوه دکھایا لیل و نہا کا فرق نظر آیا چشم توجہ سی چشمہای محبت جاری کی غیاک بی دنیا کو تو نہایت
 بخشی طبع کی کل کمال کی کسی کسی مخلوقات بنائی سب میں انسا کو خیز کیا اشرف المخلوقات فرمایا ایسا یہ شہناک مستبول
 و نہا ہوا کہ فرشتوں کا سجدہ کاہنچوت خلافت و طاہر امربہ سداہ اپنی فیروانی کی پر تو اور تخی اس کا لبد خاکی پر ظاہر کے
 رفیع لطیف مانع میں آئی توحید سی زبان حال کو لوبانی دی حسن برکت نعم و فرست ملی کہ سکو شک یا شیطاں فی سر سچہ ایا
 زمین کا فرخ آسان پر پہنچا جس سی سبب جلیل و سل غلیل کا مسکن ہوا سب کا امن ہوا طلوع آدم علیہ السلام سی تا اندیم جو چھپے ہوا
 اور ہوگا سب سکی وحدانیت کی دلیل ہی ذات پاک اوسکی معیاد ہی اوسکی حد و نہا ہم سے چھپان کج زبان سی کب
 اوام جو حسین حبیب کسی فی را شاہ کیا ہوا ماء فناک ہی مرقع و رفت و در کانیات فخر موجودات شہرت قوم غنی آدم غنی قوم
 سبب البیاد علیہ السلام شہید النبیین شہید النبیین محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ و صحابہ وسلم چھپو نامہ نہ بڑی بات ہی سب ظاہر
 ہی ہر ہوشمند سکتے ہی ہر ہر کہ طہر و مسکا باءت موجود کانیات ہی اوسکی تجلی فی ظلمت کفر و ضلالت اس خاکدان پر غبار نشانی
 ہم ایسی کو باطنہ نگو وایت کی راہ بہت کھائی پہلی و حجرہ شوق القہر ظاہر ہوا تمام عالم آپ کی عظمت و برتری سی ماہر ہوا جسکی
 نہفت شامخ و بلند بین و آسان خود فوٹائی اوسکی لغت کو انسان کہاں سے زبان لائی دست قلم ادب سی صفحہ و طاق
 کہ نہ تھامی علیہ السلام و اسلام و نہ قہر لاطہار و صاحب کبار رحمۃ اللہ علیہم جمیع کہنکی شان میں آریہ تطہیر نازل ہی
 حق جل علاہ و تعامل ہی و لا اولیٰ مدین بیان ہی واقف ایک جہان ہی اما بعد ان صافیدان عالمی گہر و شقائق الانظار پر
 کہ اندون جو شربت و لاسی فیض توجہ کبریا سی پانچ سائل نظم بیان میلاد شریف سرور انبیاء و فضائل و بعثت شفاعت حضرت
 خیر البر علیہ الصلوٰۃ و التسلیم تصنیف و تالیف عز بیان بلکہ غیب اللہ ان سلم الثبوت عالم ہر اکرم واقف امور غیبی و علی ماہر مؤلف ہر سلسلے
 مولوی حکیم معصوم علی صاحب قلم پوری خوش نظری کذری بہت پسند ہوئی حقیقت میں ایسا سلسلہ نظم نظر سے نہیں گذرا اگر
 ہر بیت کو قلمی طور سی تشبیہ و تمثیل تو سجا ہی انوار الہی ست بہ شعاع بھرا ہی بلکہ نہ صرع مطلع نور شید ہی فروز تر ہی باعث شہی
 چشم اہل نظری ہر لفظ آس و تاب میں کو بہ بی بہا ہی معنی لطیف سی ملوچہ اپرستہ ہر لفظ غیبی بلکہ شہرہ کائنات

کشتان کی کیفیت صفحہ قرطاس پر صاف نظر آتی ہے۔ واقعی کام کیا کیا ہے کو زیر میں دریا کیا ہے روایات صحیحہ و غیر صحیحہ
خبر میں پس ایسی چیز کا چھینا کیوں نہ محال ہو جو بیشمال ہو چند شعر جو سخن فہمون کی رو برو زبان پر آتی سبب زبان کشیں کہلی
بہت پسند فرمائی زیادہ سنی کی مشتاق ہوئی بہت صراحت کی محبوب کلام بلاغت نظام پیش کیا و دوسرے نمون کا جلدہ دکھایا
اور سبقت کا عجیب حال تھا فارسی سامعین کو وجد کمال جب خاطر مشتاقوں کو تسکین دہنی نقل طلب کی اور سبقت کی مضطر
کہ عالمی کی حقیقت تھی خاطر پیشان ہر مطالعہ کی مشتاق تھی اور تشویش میں نیا گستر کو حسرت سمجھ کر خیال آگاہ دس نظم
سہی بہا کو سلک طبع میں منساک کی مشتاقان صبا کو دکھائی نہایت نیت سی شائقین کی رو برو لائی ہر خاص عام ہر
جوشنی وہ دیکھنی کا خواہشمند ہو عاجز کی مراد برائی اس لیے مکرہات نیا اور آدیش گناہ سی پاک ہو جائی باز پرس حسرت
بیباک ہو جائی کہ زندگی چاروں کی ہی ایک دن فرما ہی اس دنیا پادار سی سفر کرنا ہی اللہم غفر واجرم وانت خیر الامین و تم و اس
و غدہ رہتا ہی ہر اطرط کی سختی شامہل اعمال ہی انسان وقت نزع سہا ہی رغبت کمال ظاہر ہوتا ہی اپنی حرکات سے باہر
ہوتا ہی اور سدھم پھر افسوس کیا ہاتھ نہا ہی حسرت ک صمدیہ حسرت ہ جانا ہی ہر چہ اس کی ذات غنی و کریم ہی اور صلیب سکاحیم
ہی جسکی بندہ اور بہت میں یقین ہی کہ جب بحر حجت جوش میں آگیا نہ کاروں کا نامہ اعمال دہو جائیگا ہر خاص غفلت کا
بی میسبات خدا ہی اور سو غلط بشریت کا متفقہ ہی مگر یہ نظم ہی فی مثل بی مبتلا ہی ظن پر حسرت و غم کا حال ظاہر ہوا
ہر شخص میں بندہ تھا وقت ہو کر تحسین کے کلام بانی کا ذکر جان سمجھ کر خانہ ولیدین جاہلی و قید جانکی عورتوں نے ان سمجھ کر لکھی اس

مقبول کہیں جانیں نہ کیا کلام	جس میں نہ خاشاک کر رسول نام	قابل درویشی کی پھر کلام	جس میں بیان جلیہ خیر الانام
مقبول خلق تہی و صاف کا	مراج کا جہان میں ہی تہرام	حیرت میں کی کی حساب	مقبول کی کا یہ عالی مقام
تذیل عشق کہیں پہنچتا	نعت محمد میں یہ روشن کلام	کو یا زبان ہی جو تائی سوان	بیست سخن درویشی و زنی تہرام
مت جا دل ہی جہان کی	نفس پلیدی کی توجہ سی اہم	تقدیر میں جس نے ای کریم	حاصل بہت باریت بیت بحریم
یا رب بان بندہ ہی ذکر تہ	نوکر رسول اپنی زبان پر دہرام	فی زین شام جمع کے ہر جان	میدار میں عاصیو کا بہت مقام
مصلحت عدل ہو و شمشاد و جان	ہر ایک کا شمار حال و حرام	آمین جو او کی نامہ اعمال میں	آگاہ نیک بدی اس کا مقام
زہنی کو عابد و نکو ہی بہت نصیر	اور عاصیو کا تہریر ہم مقام	دل خطر میں چشم خیال ہو	اندر کس سہانہ زبان پر کلام
تب کی ہر چہ غفلت ہو تو تن	اور دان میں خد خیر الانام	حاضر ہوں انیا بھی پیش حضور	حضرت کا جا کی عرس مقام
پنچنی بان پاک ہی مائیں حجاب	پنچ شش امم کا زبان پر کلام	حاصل ہو حکم سے شفاعت کا	عاصیو کا ایک ہی مقام
بنت میں عاصیو کی ہر کس	اور سدھم ہر ایک کو کوثر کا جام	حیت میں میں دیکھنے طالبان	عصا کا ہر کس کا مقام
	سی التبا یطوق کی بہت غصہ	وقت خیر لب پہ مٹو کا نام	



تمام شد

بہارِ اطفال محمد

<p>۵۱ خنجرالقدسی تصنیف سید محمد حسن صاحب مخلص</p>		<p>۵۱ انوار آئین کی مخلص کی پوری تصویر</p>	
<p>۵۲ تصدیق کردہ تیری کیف کا بیانی کو</p>	<p>۵۲ خلق خالق فی زمین و آسمان کی کوئی</p>	<p>۵۲ بلایا ایشیا آمدہ تیر تو قدسی بی دران طلی</p>	<p>۵۲ سیدی شمس جی طبع سید سیدی</p>
<p>۵۳ سیرت سید محمد علی کوئی آدم</p>	<p>۵۳ دنگی جی تیرا دیکھ کی سار عالم</p>	<p>۵۳ دل جان باوندات کہ عجب خوش لعلی</p>	<p>۵۳ دل جان باوندات کہ عجب خوش لعلی</p>
<p>۵۴ اکو انسان تیری کی جی پہا کی</p>	<p>۵۴ سیرت سید محمد علی کوئی آدم</p>	<p>۵۴ دل جان باوندات کہ عجب خوش لعلی</p>	<p>۵۴ دل جان باوندات کہ عجب خوش لعلی</p>
<p>۵۵ چرخ دولابی کی دوی تیرا پڑوئی</p>	<p>۵۵ گردش دہری پڑوئی جان پڑوئی</p>	<p>۵۵ شمس جی تیرا دیکھ کی سار عالم</p>	<p>۵۵ شمس جی تیرا دیکھ کی سار عالم</p>
<p>۵۶ اسی تو شمس لعلی با شمس و طلی</p>	<p>۵۶ اسی تو شمس لعلی با شمس و طلی</p>	<p>۵۶ دل جان باوندات کہ عجب خوش لعلی</p>	<p>۵۶ دل جان باوندات کہ عجب خوش لعلی</p>
<p>۵۷ ایشیا سید محمد علی کوئی آدم</p>	<p>۵۷ دل جان باوندات کہ عجب خوش لعلی</p>	<p>۵۷ دل جان باوندات کہ عجب خوش لعلی</p>	<p>۵۷ دل جان باوندات کہ عجب خوش لعلی</p>
<p>۵۸ شمس جی تیرا دیکھ کی سار عالم</p>	<p>۵۸ دل جان باوندات کہ عجب خوش لعلی</p>	<p>۵۸ دل جان باوندات کہ عجب خوش لعلی</p>	<p>۵۸ دل جان باوندات کہ عجب خوش لعلی</p>
<p>۵۹ زان شدہ تیرا فاق شیرین طلی</p>	<p>۵۹ زان شدہ تیرا فاق شیرین طلی</p>	<p>۵۹ دل جان باوندات کہ عجب خوش لعلی</p>	<p>۵۹ دل جان باوندات کہ عجب خوش لعلی</p>
<p>۶۰ طاعت خیر جی تیرا پڑوئی</p>	<p>۶۰ طاعت خیر جی تیرا پڑوئی</p>	<p>۶۰ دل جان باوندات کہ عجب خوش لعلی</p>	<p>۶۰ دل جان باوندات کہ عجب خوش لعلی</p>
<p>۶۱ زان سبب تیرا فاق شیرین طلی</p>	<p>۶۱ زان سبب تیرا فاق شیرین طلی</p>	<p>۶۱ دل جان باوندات کہ عجب خوش لعلی</p>	<p>۶۱ دل جان باوندات کہ عجب خوش لعلی</p>
<p>۶۲ تیری جی تیرا فاق شیرین طلی</p>	<p>۶۲ تیری جی تیرا فاق شیرین طلی</p>	<p>۶۲ دل جان باوندات کہ عجب خوش لعلی</p>	<p>۶۲ دل جان باوندات کہ عجب خوش لعلی</p>
<p>۶۳ سرتی کی گئی کا بیانی کوئی</p>	<p>۶۳ سرتی کی گئی کا بیانی کوئی</p>	<p>۶۳ دل جان باوندات کہ عجب خوش لعلی</p>	<p>۶۳ دل جان باوندات کہ عجب خوش لعلی</p>
<p>۶۴ برتر از آدم و عالم تو بی عالمی</p>	<p>۶۴ برتر از آدم و عالم تو بی عالمی</p>	<p>۶۴ دل جان باوندات کہ عجب خوش لعلی</p>	<p>۶۴ دل جان باوندات کہ عجب خوش لعلی</p>
<p>۶۵ شمس جی تیرا دیکھ کی سار عالم</p>	<p>۶۵ شمس جی تیرا دیکھ کی سار عالم</p>	<p>۶۵ دل جان باوندات کہ عجب خوش لعلی</p>	<p>۶۵ دل جان باوندات کہ عجب خوش لعلی</p>
<p>۶۶ زان سبب تیرا فاق شیرین طلی</p>	<p>۶۶ زان سبب تیرا فاق شیرین طلی</p>	<p>۶۶ دل جان باوندات کہ عجب خوش لعلی</p>	<p>۶۶ دل جان باوندات کہ عجب خوش لعلی</p>
<p>۶۷ عرش کوئی تیری جی تیرا پڑوئی</p>	<p>۶۷ عرش کوئی تیری جی تیرا پڑوئی</p>	<p>۶۷ دل جان باوندات کہ عجب خوش لعلی</p>	<p>۶۷ دل جان باوندات کہ عجب خوش لعلی</p>
<p>۶۸ زان سبب تیرا فاق شیرین طلی</p>	<p>۶۸ زان سبب تیرا فاق شیرین طلی</p>	<p>۶۸ دل جان باوندات کہ عجب خوش لعلی</p>	<p>۶۸ دل جان باوندات کہ عجب خوش لعلی</p>
<p>۶۹ ہر صدق تیری جی تیرا پڑوئی</p>	<p>۶۹ ہر صدق تیری جی تیرا پڑوئی</p>	<p>۶۹ دل جان باوندات کہ عجب خوش لعلی</p>	<p>۶۹ دل جان باوندات کہ عجب خوش لعلی</p>

